Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 39

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

3 شوال 1430 ہجری، 24 تبوک 1388 ہش، 24 ستمبر 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

نعمائے الٰہی کا ذکر کرتے رہنا شکر گزاری ہے اور اس کا عدمِ ذکر کفر (یعنی ناشکری) ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّکُمۡ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ وَلَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ۔

ترجمہ: ''اور جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔'' (سورہ ابراہیم:۸)

وَمَنۡ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِہٖ وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیۡ غَنِیٌّ کَرِیۡمٌ (سورہ النمل:۴۱)

ترجمہ: ''اور جو بھی شکر کرے تو اپنے نفس کے فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو یقیناً میرا رب مستغنی اور صاحبِ اکرام ہے۔''

....قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰہُ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔ (سورہ الاحقاف:۱۶)

ترجمہ: ''....اس نے کہا اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کرسکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کردے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔''

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمدللہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ اس کے لئے خیر کا موجب ہوتا ہے۔ اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔'' (مسلم کتاب الذھد باب المومن امرہ کلہ خیر)

☆......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نعمت، شکر کے ساتھ وابستہ ہے اور شکر کے نتیجہ میں مزید عطا ہوتا ہے اور یہ دونوں ایک ہی لڑی میں پروئے ہوتے ہیں۔ اور خدا کی طرف سے مزید عطا کرنے کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ بندہ شکر کرنا نہ چھوڑ دے۔'' (کنز العمال جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۵۱)

☆......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ بڑی (نعمت) پر بھی شکر ادا نہیں کرتا اور جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا کرتا۔ نعمائے الٰہی کا ذکر کرتے رہنا شکر گزاری ہے اور اس کا عدمِ ذکر کفر (یعنی ناشکری) ہے جماعت ایک رحمت ہے اور تفرقہ بازی (پراگندگی) عذاب ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۲۷۸)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

''واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا کے حضور سجدات شکر بجالائے کہ اس نے محنت کو اکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کرو گے تو البتہ میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔ اور اگر کفران نعمت کرو گے تو یاد رکھو کہ عذاب سخت میں گرفتار ہو گے۔ اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اُسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلاء میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے بظاہر ایک ہندو اور مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی محنت، دانش اور قابلیت کو خدا بنا لیتا ہے۔ مگر مومن خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔'' (ملفوظات جلد ا صفحہ ۹۹-۹۸)

''یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بدوں مشقت اور محنت کے دکھائی ہے وہ راہ جو آپ لوگوں کو اس زمانے میں دکھائی گئی ہے بہت سے عالم ابھی تک اس سے محروم ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اس فضل اور نعمت کا شکر کرو اور وہ شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجالاؤ جو عقائد صحیحہ کے بعد دوسرے حصہ میں آتے ہیں اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دعا مانگو کہ وہ ان عقائد صحیحہ پر ثابت قدم رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۴-۹۵ جدید ایڈیشن رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۶۶)

118واں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 118 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء کی ازراہِ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26، 27 اور 28 دسمبر 2009ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار منعقد ہوگا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اِس للٰہی اور بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کردیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی وبابرکت ہونے کے لئے مسلسل دُعائیں جاری رکھیں۔

مجلس مشاورت: نیز 21 ویں مجلس مشاورت بھارت سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز منگل منعقد ہوگی۔ شوریٰ کے بارے سرکلر بھجوایا جارہا ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہم جنس پرستی حرام اور غیر فطری فعل ہے!

قسط: 4 (آخری)

گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کررہے تھے کہ ہم جنسی Homosexuality کی بنیادی وجہ دراصل زنا اور ہم جنسی کی سزا کا فقدان ہے ہم عرض کررہے تھے کہ آج بکثرت ایسے ممالک ہیں جن کے قوانین میں Rape کی سزا تو ہے لیکن زنا کی سزا نہیں ہے اپنی مرضی سے لڑکا لڑکی شادی سے قبل تعلق بناسکتے ہیں لیکن چونکہ ایسے تعلقات کے قیام میں ذمہ داریوں کا پہاڑ سر پر کھڑا ہوجاتا ہے جو ہم جنسی کے تعلقات میں نہیں ہے تو بعض نوجوان لڑکے لڑکیاں اس کا شکار ہورہے ہیں اور قرآن مجید نے جو زنا کی سخت سزا تجویز کی ہے جس میں سو کوڑے لگائے جانے کا حکم ہے اور یہودی وعیسائی شریعت میں بھی زنا کرنے والوں کو قتل کردینے کا حکم ہے تو یہ اس وجہ سے ہے کہ اگر کوئی بغیر شادی کے معاہدہ کے جنسی تعلق قائم کرکے عورت کو چھوڑ دے تو پھر اس کے پیدا ہونے والے بچہ کا کون ذمہ دار ہوگا ایام حمل میں اس عورت کو جو ضرورتیں پیش آتی ہیں اُن کا کون ذمہ دار ہوگا۔ پس زنا جیسا قبیح فعل مردوں کی نسبت عورتوں کیلئے زیادہ مصیبتوں کا حامل ہوسکتا ہے۔ یورپ اور یورپ جیسے کئی ممالک میں زنا کی سزا نہ ہونے کی وجہ سے اور آزاد سیکس کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے بغیر شادی کے پیدا ہونے والے بچوں کی اس قدر کثرت ہوگئی ہے کہ ان بچوں کیلئے پھر حکومت کو انتظام کرنا پڑتا ہے بعض تو پیدائش کے وقت ماؤں یا رشتہ داروں کی طرف سے ماردئے جاتے ہیں بعض حکومت کی زیر نگہداشت اداروں میں دم توڑ دیتے ہیں اور وجہ اس کی یہی ہے کہ جس طرح ایک ماں اپنے بچوں کی نگہداشت کرسکتی ہے کوئی دوسرا اس کا عشر عشیر بھی نہیں کرسکتا اور جو بچے حکومت کے زیر نگہداشت اداروں میں پل کر کسی طرح بڑے ہوجاتے ہیں وہ اپنے ماں باپ کی محبتوں سے محروم تا عمر احساس کمتری کا شکار رہ کر کئی طرح کی خامیوں میں ملوث ہوکر اپنی زندگی کے دن گزارتے ہیں۔ جبکہ شادی کے بعد ہونے والا بچہ ایام حمل سے ہی والدین کی محبتوں عطوفتوں اور ان کی نگہداشتوں کا حق حاصل کرتا ہے بعد پیدائش والدہ کی نرم وگرم گود اور اس کی پیار بھری آنکھوں کی چمک اور اس کے ہاتھوں اور گود کا لمس اور ہونٹوں کے پیار اور مسکراہٹ سے حصہ پاتا ہے۔

علاوہ ماں کی محبت کے اپنے پیار کرنے والے باپ کو اپنے اردگرد پاتا ہے دیگر رشتہ داروں کی محبت کو وقت کے ساتھ ساتھ محسوس کرتا ہے جبکہ شادی کے بغیر پیدا ہونے والا بچہ صرف وقت پر دودھ کی بوتل اپنے ہونٹوں میں لے سکتا ہے اگر دودھ اس کے حلق میں اُتر رہا ہو تو ٹھیک ہے ورنہ عین ممکن ہے کہ اس کی گردن میں گر کر تکیے کو تر کررہا ہو جس پر تھوڑی دیر بعد چیونٹیاں آجائیں اور دیکھ بھال کرنے والی دائیاں اگر دیکھ لیں تو ٹھیک ورنہ وہ حالات کے رحم وکرم پر اپنی زندگی کے دن گزارتا رہتا ہے۔

اب شادی کے بغیر جنسی تعلقات کا قیام کرنے والے اور پھر انسانی حقوق کو مسل ڈالنے والے کیا اس لائق نہیں ہیں کہ ان کیلئے سخت سے سخت سزا تجویز کی جائے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے زنا کی سزا تجویز کی ہے اور اس کو ایک مکروہ اور فحش فعل قرار دیا ہے اور چونکہ زنا جیسے مکروہ فعل سے قانون قدرت میں فساد پیدا ہوتا ہے لہٰذا اسلام نے ان راستوں کو بھی بند کرنے کی کوشش کی ہے جن راستوں سے غیر مرد عورت آزادانہ ایک دوسرے سے اختلاط کرسکیں یہی وجہ ہے کہ اسلام نے غیر مرد عورت کو ایک طرف غض بصر کی تعلیم دی ہے تو دوسری طرف عورت کو یہ حکم دیا ہے کہ چونکہ بدنتائج کا اس کو زیادہ سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے وہ خود کو بچا کر رکھے اور اس کیلئے اسلام نے عورت کو جس حد تک اس سے ممکن ہو پردہ کرنے اور ایسا لباس پہننے کی تلقین کی ہے جو اس کی عزت وآبرو کی حفاظت کرسکے۔ اسلام نے عورت کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی زینت کی جگہوں کو اور زینت کو سوائے محرموں کے دوسروں کے آگے چھپا کر رکھے تاکہ بیمار ذہن کو غلط تحریک ہوکر اس کی عصمت وعفت کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ آج آپ اگر ایک سرسری نظر سے ہی دیکھیں تو آپ کو صاف پتہ چلے گا کہ زیادہ تر Rape کے کیس اور زنا کے کیس اس لئے ہوتے ہیں کہ عورتیں اشتعال انگیز لباس میں نیم برہنہ ہوکر غیر مردوں کے ساتھ گھومتی ہیں جو بعد میں ان کی عزت وعصمت کو تار تار کرکے ان کی زندگیوں کو اجیرن بنادیتے ہیں۔

آج کی دنیا کی ایک بدقسمتی یہ بھی ہے کہ جب عورتوں کو صاف ستھرا لباس پہننے اور اپنی زینت کو چھپانے کی تلقین کی جاتی ہے تو فوراً ایسی نصیحت کو فرسودہ اور تنگ ذہنیت کی پیداوار اور عورتوں کی آزادی میں روک کہہ کر اس کے خلاف آوازیں اُٹھائی جاتی ہیں حالانکہ یہ آوازیں اُٹھانے والے بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ عورت کی اس بے محابا آزادی نے کئی لڑکیوں کی زندگیوں کو برباد کیا ہے اور اس دنیا میں آنے والی کئی زندگیوں کے حقوق کو اپنے پیروں تلے روندا ہے۔ پھر اس نصیحت کو فرسودہ کہنا دراصل اس کبوتر کی طرح ہے جو بلی کو سامنے دیکھ کر اپنی گردن ریت میں چھپالیتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ بلی اس کو دیکھ نہیں رہی اور ہر شخص اپنی بیوقوفی سے سمجھتا ہے کہ اگر کہیں اس نے پردہ کے حق میں یا عورت کو اپنی زینت چھپانے کے متعلق بیان دیا تو اس کو انیسویں صدی کا آدمی سمجھ لیا جائے گا ایسے لوگ اس نقصان کو نہیں دیکھتے جو عورت و مرد کے آزادانہ اختلاط اور نیم برہنہ لباس کے نتیجہ میں ظاہر ہورہا ہے۔

دوسری طرف ایک یہ بات بھی غور کرنے کی ہے کہ ایسی عورتیں جو نیم برہنہ لباسوں میں ملبوس غیر مردوں سے میل جول کو روشن خیالی سمجھتی ہیں اکثر علم کے میدان میں پیچھے رہ جاتی ہیں اور اب اس روشن خیالی کی تصویر اس قدر بھیانک ہوگئی ہے کہ ایسے نوجوان لڑکے لڑکیاں اکٹھے نیم برہنہ ہونے کے ساتھ ساتھ میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوتے ہیں جن کے بال بکھرے ہوئے اور جن کے جسموں اور کپڑوں سے پسینے کی بدبو کے ساتھ ساتھ مختلف قسم کے نشوں کی بو بھی آرہی ہوتی ہے۔ خود ہی اندازہ لگائیں کہ اس روشن خیالی کی انتہا کہاں تک پہنچی ہے۔

پس اسلام نے تو بے حیائی کی بنیاد پر ہی کاری ضرب لگائی ہے اور عورت ومرد کے بے محابا جنسی میل جول اور اختلاط پر پابندی لگائی ہے اور عورت کو اس کی عزت وعصمت کی خاطر باوقار اور باپردہ لباس پہننے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور حقیقت یہی ہے کہ باپردہ عورتیں نیم برہنہ عورتوں کی نسبت علم وعقل اور دانشوری کے میدانوں میں کہیں آگے ہیں بلکہ بعض جگہوں پر مردوں سے بھی آگے ہیں پس اسلام نے نہ صرف زنا سے منع کیا ہے اور اس کی سزا تجویز کی ہے وہیں ایسی طرز رہائش کی تعلیم دی ہے جس سے یہ مکروہ فعل سرزد ہونے سے بہت حد تک بچاؤ رہتا ہے اور جس کی وجہ سے مرد وعورت اس مکروہ ومذموم فعل کے بداثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔ دوسری طرف آج کی دنیا میں جو قوانین بنائے گئے ہیں ان میں ایک طرف تو مرد وعورت کے جنسی اختلاط پر کوئی روک نہیں تو دوسری طرف اس کی سزا کوئی نہیں اور یہی وہ حوصلہ افزائی ہے جس نے غیر ذمہ داروں کو جنسی بھوک مٹانے کیلئے ہم جنس پرستی کی طرف مائل کردیا۔

اب ہم اپنے اصل مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ وہ کون کون سے حقوق ہیں جو اسلام نے شادی کے بعد مرد وعورت کے قائم فرمائے ہیں اور جن سے ہم جنس پرست بھاگتے ہوئے غیر فطری جنسی عمل میں ملوث ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌحَكِيْمٌ (البقرہ:۲۲۹)

یعنی اور ان (عورتوں) کا دستور کے مطابق (مردوں پر) ویسا ہی حق ہے جتنا (مردوں کا) اُن پر ہے حالانکہ مردوں کو ان پر ایک قسم کی فوقیت بھی ہے اور اللہ کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

اس میں مرد وعورت دونوں کے حقوق مساوی بتائے گئے ہیں لیکن مرد وعورت میں سے مرد کو درجہ اس لئے عطا کیا گیا ہے کہ وہ اپنی جسمانی ساخت کی وجہ سے عورت کے اور بچوں کے حقوق بہتر طور پر ادا کرسکتا ہے۔

پھر فرمایا: وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ (البقرہ:۲۳۴)

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں۔

پھر فرمایا: وَعَلَى الْمَوْلُوْدِلَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (البقرہ:۲۳۴)

اور جس (مرد) کا بچہ ہے اس کے ذمہ ایسی عورتوں کا نان ونفقہ اور اوڑھنا بچھونا ضرورت کے مطابق ہے۔

پھر فرمایا: وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النسا:۲۰)

اور بیویوں سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔

پھر فرمایا: جب نکاح کرو عورتوں کو ان کا حق مہر پورا ادا کرو۔ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۔ (النساء:۲۵)

پس ان کو ان کے مہر فریضہ کے طور پر دو پھر فرمایا: اَلرِّجال قوامون علی النساء بما فضل الله بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ (النساء:۳۵)

یعنی مرد عورتوں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال (ان پر) خرچ کرتے ہیں۔

پس فضیلت ایک تو جسمانی ساخت اور مضبوطی کی وجہ سے ہے اور دوسرے اس وجہ سے کہ مردان پر اپنے اموال خرچ کرنے کا ذمہ دار ہے۔ پھر بیوی کی ذمہ داری بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۔ (النساء:۳۵)

کہ عورتوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ نیکی پر قائم رہیں خاوند کی فرمانبرداری کریں اور اس کے غیب میں ان چیزوں کی حفاظت کریں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے۔ اور پھر یہ ذمہ داری مرنے کے بعد بھی ختم نہیں ہوئی اگر خاوند مرجائے تو اس کے ورثہ میں سے بیوی اور بچوں کو حصہ ملے گا۔ اور اگر بیوی مرجائے تو اس کو بھی اپنے خاوند اور بچوں کو ورثہ دینا ہوگا۔ (دیکھو سورۃ النساء آیت نمبر ۱۳۔۱۲)

تو یہ ذمہ داریاں ہیں جو قرآن کریم نے میاں بیوی کی بیان فرمائی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خیرکم خیرکم لا هلهٖ وانا خیرکم لاهلی تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ پھر فرمایا: ایما امراۃ ماتت وزوجها عنها راض دَخلت الجنة (مشکوٰۃ کتاب النساء باب عشرۃ النساء)

کہ جو عورت ایسے حال میں فوت ہوئی ہو کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو سمجھو جنت میں داخل ہوگئی۔

پس یہ وہ ذمہ داریاں ہیں جو مرد وعورت کی ہیں اور جو شادی کے بندھن میں بندھ جانے کی وجہ سے قانونی طور پر ادا کرنی پڑتی ہیں لیکن شادی کے اس بندھن میں جہاں قانون کے تحفظ کا دخل ہے وہیں اللہ تعالیٰ شادی کے

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

ہم جو احمدی کہلاتے ہیں ہم پر خدا تعالیٰ کا آج یہ بہت بڑا احسان ہے کہ زمانہ کے امام کو قبول کر کے ہمیں ہر وقت اور ہر معاملہ میں راہنمائی ملتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت کے جاری نظام اور مرکزیت کی وجہ سے توجہ دلائی جاتی رہتی ہے۔ اور خلافت اور جماعت کے ایک خاص رشتے اور تعلق کی وجہ سے جو کہ عہد بیعت کی وجہ سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتا رہتا ہے، بغیر کسی انقباض کے اصلاح کی طرف توجہ دلانے پر توجہ ہو جاتی ہے۔ جبکہ دوسرے مسلمان جو ہیں اس نعمت سے محروم ہیں۔

عبادتوں کے اسلوب بھی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی سکھائے

ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کی جگالی بھی کرتا رہے۔ جو پڑھ سکتے ہیں وہ پڑھیں۔ جو سن سکتے ہیں وہ سنیں اور اس کے مطابق پھر اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرتے رہیں۔

یہ معیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمایا ہے کہ عبادتوں سے اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے اور عبادتوں کے اثرات معاشرے کے تعلقات میں بھی نظر آئیں

کسی کا علم، کسی کا صائب الرائے ہونا، کسی کا انتظامی صلاحیت میں اعلیٰ مقام حاصل کرنا، نہ اس کو بحیثیت احمدی کوئی فائدہ دے سکتا ہے۔ نہ جماعت کو ایسے شخص کے علم، عقل اور دوسری صلاحیتوں سے کوئی دیرپا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف اور خالص ہو کر اس کی عبادت کی طرف توجہ پیدا نہ ہو تو یہ سب چیزیں فضول ہیں۔

حضرت صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعودؓ کی وفات پر ان کے شمائل اور خوبیوں کا تذکرہ

(حضرت صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ، میجر افضال احمد صاحب، احمد جمال صاحب ابن محمد محسن صاحب، خالد رشید صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب اور مکرم ظفر اقبال صاحب ابن مکرم لعل دین صاحب مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 26/جون 2009ء بمطابق 26/احسان 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے خطبہ کے آخر میں قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں یہ ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں کے گھروں کو بلندی عطا فرماتا ہے جو آنحضرت ﷺ کے نُور سے حصہ پاتے ہیں اور اس نُور سے حصہ پاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرتے ہیں۔ اپنی عبادتوں اور اعمال صالحہ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو جو نصائح فرمائی ہیں آج مَیں ان کا کچھ ذکر کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد ہی عبادت فرمایا ہے۔ لیکن عبادت کس طرح ہو؟ اور کس طرح کی ہو؟ اس زمانہ کے امام نے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ا کے نور سے سب سے زیادہ حصہ پانے والے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کا سب سے زیادہ فہم و ادراک رکھنے والا تھا۔ اس بارے میں ہماری راہنمائی اُس قرآنی تعلیم کی روشنی میں فرمائی ہے جس کا ادراک آپؑ کو عطا فرمایا گیا۔ اس کی روشنی میں بھی مَیں آج بیان کروں گا۔

ہم جو احمدی کہلاتے ہیں ہم پر خدا تعالیٰ کا آج یہ بہت بڑا احسان ہے کہ زمانہ کے امام کو قبول کر کے ہمیں ہر وقت اور ہر معاملہ میں راہنمائی ملتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت کے جاری نظام اور مرکزیت کی وجہ سے توجہ دلائی جاتی رہتی ہے اور خلافت اور جماعت کے ایک خاص رشتے اور تعلق کی وجہ سے جو کہ عہد بیعت کی وجہ سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتا رہتا ہے، بغیر کسی انقباض کے اصلاح کی طرف توجہ دلانے پر توجہ ہو جاتی ہے۔ جبکہ دوسرے مسلمان جو ہیں اس نعمت سے محروم ہیں۔

گزشتہ دنوں مجلس خدام الاحمدیہ UK کی عاملہ اور ان کے قائدین کے ساتھ ایک میری میٹنگ تھی کسی بات پر مَیں نے انہیں کہہ دیا کہ تم لوگ میری باتوں پر عمل نہیں کرتے۔ اس کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ میرے پاس آئے۔ جذبات سے بڑے مغلوب تھے۔ تحریری طور پر بھی معذرت کی کہ آئندہ ہم ہر بات پر مکمل عمل کرنے کی کوشش کریں گے اور اسی طرح عاملہ کے اراکین جو تھے انہوں نے بھی معذرت کے علیحدہ علیحدہ خط لکھے۔ تو یہ تعلق ہے خلیفہ اور جماعت کا۔ اس کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر سے بھر جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مادی دور میں، اس مادی ملک میں، وہ لوگ رکھے ہیں جو دنیاوی تعلیم سے آراستہ ہیں اور دنیاوی کاموں میں مصروف ہیں لیکن دین کے لئے اور خلافت سے تعلق کے لئے مکمل اخلاص و وفا دکھانے والے ہیں۔ اور یہ سب اس لئے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے تعلق کے طریق ہمیں سکھائے۔ ہماری عبادتیں بھی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہیں اور ہونی چاہئیں جو ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں۔ لیکن دوسرے مسلمان اس سے محروم ہیں۔

گزشتہ دنوں ایک غیر از جماعت دوست ملنے کے لئے آئے۔ بڑے پڑھے لکھے طبقہ کے ہیں اور میڈیا میں بھی معروف مقام رکھتے ہیں۔ کہنے لگے کہ کیا وجہ ہے کہ پاکستان میں خاص طور پر مساجد آج کل اس طرح آباد ہیں جو گزشتہ 62 سال میں دیکھنے میں نہیں آئیں۔ حج پر جانے والے ہمیں اتنی تعداد میں نظر آتے ہیں جو پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آتے۔ پھر اور کئی نیکیاں انہوں نے گنوائیں۔ پھر کہنے لگے کہ کیا وجہ ہے کہ اس کے باوجود

وہ اثرات اور وہ نتائج نظر نہیں آتے جو ہونے چاہئیں۔ پھر خود ہی انہوں نے کہا کہ مسجد کے باہر کے معاملات اصل میں صاف نہیں ہیں اور یہ اس لئے کہ دل صاف نہیں ہیں۔ مسجد سے باہر نکلتے ہی معاملات میں ایک قسم کی کدورت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ مَیں نے انہیں کہا کہ ایک بات تو یہ ہے جو ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ ہماری عبادتیں، ہماری نمازیں، ہماری دوسری نیکیاں تبھی فائدہ مند ہو سکتی ہیں جب ہمارے اپنے خود کے جائزے بھی ہوں۔ اس بات پر خوش ہو جانا کہ ہم عبادت کر رہے ہیں یا ہم اپنے آپ پر اسلامی رنگ کا اظہار کر رہے ہیں، ہمارے حلیے سے ہماری حالتوں سے اسلامی رنگ کا اظہار ہوتا ہے تو یہ تو کوئی نیکی نہیں ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک فقرہ مجھے یاد آیا مَیں نے انہیں بتایا کہ ''یہ لوگوں کا کام بے شک ہے کہ تمہارے اعمال کو دیکھیں۔ لیکن تمہارا کام ہے کہ ہمیشہ اپنے دل کا مطالعہ کرو''۔

پس اگر لوگ یہ کہتے ہیں کہ بڑا نمازی ہے، بڑا روزہ دار ہے، بڑا حاجی ہے تو ان چیزوں سے نیکیاں پیدا نہیں ہو جاتیں۔ نیکی کی اصل روح تب پیدا ہوتی ہے جب یہ احساس ہو کہ کیا یہ سب کام مَیں نے خدا کی خاطر کئے ہیں؟ اور اس کے لئے اپنے دل کے جائزہ کی ضرورت ہے اور جب یہ جائزے ہوں گے تو ان نیکیوں کے جو حقیقی اثرات ہیں وہ ظاہر ہو رہے ہوں گے۔

دوسری بات مَیں نے انہیں یہ کہی کہ آپ لوگ نہیں مانیں گے لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس زمانہ کے امام کو مانے بغیر آپ ان نیکیوں کی جو گنوا رہے ہیں سمت صحیح نہیں رکھ سکتے۔ صحیح رخ نہیں رکھ سکتے۔ شیطان کا اثر ہر نیکی کو بھی بدنتائج پر منتج کر دیتا ہے۔ مَیں نے انہیں بتایا کہ معاملات صاف نہ ہونے یا دل صاف نہ ہونے یا فتنہ وفساد کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانے بغیر اور آپؑ کے بعد خلافت کو مانے بغیر قبلے درست نہیں ہو سکتے۔ حقیقت یہی ہے کہ عبادتوں کے اسلوب بھی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی سکھائے۔ قرآن وہی ہے، شریعت وہی ہے لیکن اس کا حقیقی فہم وادراک اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کو عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف اور خشیت اور آنحضرت ﷺ سے عشق ومحبت ہمارے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا فرمائی ہے اور اسے اجاگر کیا ہے۔ پس ہم جس انتہا تک اس کی قدر کریں گے اور اس کے نتیجہ میں اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہیں گے ہماری عبادتیں ہمیں فائدہ دیتی رہیں گی۔ پس یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کی جگالی بھی کرتا رہے۔ جو پڑھ سکتے ہیں وہ پڑھیں۔ جو سن سکتے ہیں وہ سنیں اور اس کے مطابق پھر اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیسیوں جگہ اس بات کی راہنمائی فرمائی ہے کہ عبادت کی حقیقت کیا ہے؟ اور قرآن کریم میں ابتداء میں ہی سورۃ فاتحہ میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (الفاتحہ:5)۔ اس کا حقیقی مطلب کیا ہے؟ ہم روزانہ نماز میں پڑھتے ہیں اور اس کو پڑھ کر گزر جاتے ہیں۔ لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر سے دیکھیں تو حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔

آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ کے الفاظ اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں ایک اور اشارہ ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اس (آیت) میں اپنے بندوں کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ وہ اس کی اطاعت میں انتہائی ہمت اور کوشش خرچ کریں اور اطاعت گزاروں کی طرح ہر وقت لبیک لبیک کہتے ہوئے (اس کے حضور) کھڑے رہیں۔ گویا کہ یہ بندے یہ کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم مجاہدات کرنے، تیرے احکام کے بجا لانے اور تیری خوشنودی چاہنے میں کوئی کوتاہی نہیں کر رہے لیکن تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور عُجب اور ریا میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔ (ہمارا کوئی عمل ایسا نہ ہو جو صرف دکھانے کے لئے ہو)۔ ''اور ہم تجھ سے ایسی توفیق طلب کرتے ہیں جو ہدایت اور تیری خوشنودی کی طرف لے جانے والی ہو اور ہم تیری اطاعت اور تیری عبادت پر ثابت قدم ہیں۔ پس تو ہمیں اپنے اطاعت گزار بندوں میں لکھ لے''۔

فرمایا: ''اور یہاں ایک اور اشارہ بھی ہے اور وہ یہ کہ بندہ کہتا ہے کہ اے میرے ربّ! ہم نے تجھے معبودیت کے ساتھ مخصوص کر رکھا ہے اور تیرے سوا جو کچھ بھی ہے اس پر تجھے ترجیح دی ہے۔ پس ہم تیری ذات کے سوا اور کسی چیز کی عبادت نہیں کرتے اور ہم تجھے واحد اور یگانہ ماننے والوں میں سے ہیں............''۔

فرمایا: ''...... یہ دعا تمام بھائیوں کے لئے ہے نہ صرف دعا کرنے والے کی اپنی ذات کے لئے۔ اور اس میں (اللہ نے) مسلمانوں کو باہمی مصالحت، اتحاد اور دوستی کی ترغیب دی ہے اور یہ کہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو اپنے بھائی کی خیر خواہی کے لئے اسی طرح مشقت میں ڈالے جیسا کہ وہ اپنی ذات کی خیر خواہی کے لئے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے اور اس کی (یعنی اپنے بھائی کی) ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایسا ہی اہتمام کرے اور بے چین ہو جیسے اپنے لئے بے چین اور مضطرب ہوتا ہے اور وہ اپنے اور اپنے بھائی کے درمیان کوئی فرق نہ کرے اور پورے دل سے اس کا خیر خواہ بن جائے۔ گویا اللہ تعالیٰ تاکیدی حکم دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! بھائیوں اور محبّوں کے (ایک دوسرے کو) تحائف دینے کی طرح دعا کا تحفہ دیا کرو (اور انہیں شامل کرنے کے لئے) اپنی دعاؤں کا دائرہ وسیع کرو اور اپنی نیتوں میں وسعت پیدا کرو۔ اپنے نیک ارادوں میں (اپنے بھائیوں کے لئے بھی) گنجائش پیدا کرو اور باہم محبت کرنے میں بھائیوں، باپوں اور بیٹوں کی طرح بن جاؤ''۔ (اردو ترجمہ از کتاب کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 121-122۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 192-193)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عربی کتاب کرامات الصادقین ہے یہ اس میں سے کچھ حصے کا ترجمہ ہے۔ پس یہ ہے عبادات کے نیک نتائج اور اثرات پیدا کرنے کا طریق۔ نیتوں میں وسعتوں کی ضرورت ہے۔ اگر صرف اپنے ذاتی مفادات پیش نظر ہوں گے تو عبادتیں وہ معیار حاصل نہیں کر سکتیں۔ ان کے نیک نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔ اگر عبادتوں کے بعد ایک دوسرے کے لئے محبت کے سوتے نہیں پھوٹتے تو عبادتیں محل نظر ہیں۔ اگر دوسرے مسلمانوں کی مساجد میں چلے جائیں تو اکثر جگہ سے آج کل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کی جماعت کے خلاف مغلّظات ہی سننے میں آتی ہیں۔ جب مسجدوں میں اس طرح دریدہ دہنی ہو رہی ہو تو ان مقتدیوں پر ان عبادات کا کیا اثر پڑنا ہے جو ان بیہودہ گوئیاں کرنے والوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور پھر باہر آ کر ایسے لوگوں نے کیا معاملات صاف کرنے ہیں۔ اور جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا تعلیم دی ہے؟ ایسی باتیں سننے کے بعد فرمایا ''صبر بڑا جوہر ہے۔ جماعت کو چاہئے کہ صبر سے کام لے''۔

بعض دفعہ ایسی باتیں سن کے، جلسے سن کے یا گالیاں سن کے بعض جگہ لوگ بے صبری دکھاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ہندوستان میں بھی واقعات ہوئے ہیں۔ وہاں بھی لوگوں نے بڑے بے صبری کے خط لکھے یا کوئی اِکّا دُکّا احمدی (بے صبری) دکھا بھی دیتا ہے۔ تو فرمایا کہ: ''جماعت کو چاہئے کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے اور گالیوں کے عوض میں گالی نہ دے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے جو صبر سے کام لے۔ مَیں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں یا اخلاق کے برخلاف کوئی کام کریں''۔ فرمایا ''خدا تعالیٰ کے الہامات کی تفہیم بھی یہی ہے کہ بردباری کریں''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 517)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ: ''ہمارا مذہب یہی ہے کہ ہم بدی کرنے والے سے نیکی کرتے ہیں''۔ فرمایا ''ہم ان سے سلوک کرتے ہیں اور ان کی سختیوں پر صبر کرتے ہیں۔ تم ان کی بدسلوکیوں کو خدا پر چھوڑ دو''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 130)

جب خدا پر چھوڑو گے تو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ اور عبادت کرو گے پھر خدا تعالیٰ انشاء اللہ مدد کو آئے گا۔

پھر آپ نے ہمیں دشمن کے لئے بھی دعا کرنے اور سینہ صاف رکھنے کا حکم فرمایا۔ یہ چیزیں ہیں جو عبادتوں کے معیار قائم کرتے ہوئے اس کے اثرات اور نیک نتائج پیدا کرتی ہیں اور معاشرے کی ان خطوط کی طرف راہنمائی کرتی ہیں جو اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔ پس یہ چیز ہے جو ہر احمدی کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ورنہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنا آپؑ کو مسیح موعود مان لینا تو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ بلندیوں کا حصول اس تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کی وجہ سے ہوگا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں اور ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ اس بات پہ یقین رکھتا ہے اور نماز کو ایک بنیادی رکن سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی بار بار تاکید فرمائی ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی۔ بلکہ ایک دفعہ ایک قوم مسلمان ہوئی اور اپنی کاروباری مصروفیات کی وجہ سے کام کا عذر کرتے ہوئے یہ درخواست کی کہ ہمیں نماز معاف کر دی جائے تو آپ انے فرمایا کہ یاد رکھو کہ جس مذہب میں خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں وہ مذہب ہی نہیں۔

تو یہ نماز کی اہمیت ہے۔ ایک عام مسلمان بھی جانتا ہے۔ چاہے وہ نماز پڑھتا ہے یا نہیں پڑھتا۔ لیکن مسلمانوں کو اور ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اسے ہر وقت یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نماز پڑھنی کس طرح ہے؟ جیسا کہ مَیں نے ایک غیر از جماعت دوست کی بات کا حوالہ دیا تھا کہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں اس کے باوجود ہمیں نہیں پتہ کہ معاملات کیوں صاف نہیں ہیں؟ ایک بہت بڑا طبقہ ان میں بھی ایسا ہے جو باوجود عبادت کو ایک اہم دینی فریضہ سمجھنے کے بہت سے جو ہیں وہ صرف دکھاوے کے لئے ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے بدقسمتی سے جو اس کے اثرات ہیں وہ اس پر نہیں پڑتے کیونکہ حقیقی رنگ میں عبادت ادا نہیں کی جاتی۔ بعض ایسے ہیں جو کوشش کرتے ہیں کہ توجہ سے نماز ادا کریں لیکن وہ بھی نمازوں کی روح اور اس کی گہرائی کو نہیں سمجھتے۔ کیونکہ جس روحانی چشمہ کو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے یہ فہم وادراک عطا کرنے کے لئے جاری فرمایا تھا، اس کے فیض سے ان کے نام نہاد علماء نے انتہائی خوفزدہ کر کے دور رکھا ہوا ہے۔ اور آج ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اس زمانہ کے اس روحانی چشمہ سے فیض اٹھا رہے ہیں جس کا منبع آپ کے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اور اب دنیا کی روحانی حالت کی تبدیلی اور اللہ تعالیٰ کی آخری شریعت کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو ہی چنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کے لئے کس طرح راہنمائی فرمائی ہے؟ اور ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ وہ چند باتیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

آپ ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ''بعض لوگ مسجدوں میں بھی جاتے ہیں نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور دوسرے ارکان اسلام بھی بجالاتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت ان کے شامل حال نہیں ہوتی اور ان کے اخلاق اور عادات میں کوئی نمایاں تبدیلی دکھائی نہیں دیتی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی عبادتیں بھی رسمی عبادتیں ہیں۔

کیونکہ احکام الٰہی کا بجالانا تو ایک بیج کی طرح ہوتا ہے جس کا اثر روح اور وجود دونوں پر پڑتا ہے۔ ایک شخص جو کھیت کی آبپاشی کرتا ہے اور بڑی محنت سے اس میں بیج بوتا ہے۔ اگر ایک دو ماہ تک اس میں انگوری نہ نکلے (یعنی اس کی سبزی نہ نکلے) تو ماننا پڑتا ہے کہ بیج خراب ہے۔ یہی حال عبادت کا ہے۔ اگر ایک شخص خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے، نمازیں پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے، اور بظاہر احکام الٰہی کو حتی الوسع بجالاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص مدد اس کے شامل حال نہیں ہوتی تو ماننا پڑتا ہے کہ جو بیج وہ بو رہا ہے وہی خراب ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 386-387)

پس یہ معیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمایا ہے کہ عبادتوں سے اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے اور عبادتوں کے اثرات معاشرے کے تعلقات میں بھی نظر آئیں۔

بعض لوگ صرف ذاتی مقاصد کے لئے دعائیں کر کے کہتے ہیں کہ بہت دعائیں کیں، قبول نہیں ہوئیں۔ انہوں نے صرف اپنی ذاتی دعاؤں کی قبولیت ہی کو اللہ تعالیٰ سے تعلق کا معیار بنایا ہوتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اگر یہ فرمایا ہے کہ جب دعائیں کرو مَیں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ تو یہ بھی فرمایا کہ مَیں جان مال، اولاد کے نقصان سے تمہیں آزماؤں گا۔ پس ہماری عبادتیں اللہ تعالیٰ کا قرب پانے اور دلی اطمینان کے لئے ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میری عبادت کرو، میرا ذکر کرو، مَیں تمہیں اطمینان بخشوں گا اور اگر اس میں بہتری کی طرف قدم اٹھ رہے ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے معاشرے میں امن و سلامتی کے لئے کوشاں ہیں تو یہ بھی عبادتوں کے نیک اثرات ہیں۔ چاہے ہماری ذاتی دعائیں قبول ہوتی ہیں یا نہیں ہوتیں لیکن ایک تعلق خدا تعالیٰ سے بڑھ رہا ہوتا ہے اور یہی چیز پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت اور مخلوق کی ہمدردی دلوں میں پیدا ہو اور یہی عبادتوں کا مقصد ہے۔ پس اس کے حصول کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک نمازوں کی کیا حالت ہونی چاہئے اس کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانہ احدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے"۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ "یاد رکھو یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 402-403)

پس ان بے شمار نصائح کے خزانے میں سے یہ چند باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں فرمائی ہیں تاکہ ہم اپنے دین اور دنیا کو سنوارنے والے بن سکیں۔ آج جب ہم دنیا کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ پیش کرتے ہیں اور معاشرے کے سامنے یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم سے پوچھو کہ کیوں مساجد نمازیوں سے بھرے ہونے کے باوجود معاشرے میں ہر طرف بدامنی اور فساد ہے تو اس کے ساتھ ہی ہماری نظر اپنے گریبان پر بھی پڑنی چاہئے۔ ہمیں اپنے اندر بھی جھانکنا چاہئے۔ ہمیں اپنی فکر بھی ہونی چاہئے کہ کہیں ہم اس مقصد کو بھول نہ جائیں جو خدا تعالیٰ نے ہماری پیدائش کا بیان فرمایا ہے اور جس کے حصول کے لئے ہم نے اس زمانہ کے امام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور یہ عہد کیا ہے کہ ہم اس کو نبھائیں گے۔

پس جہاں مَیں عمومی طور پر جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں وہاں خاص طور پر جو کارکنان، عہدیداران اور واقفین زندگی ہیں ان کو سب سے زیادہ اس کے حصول کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اگر کارکنان عہدیداران اور واقفین زندگی اس طرف ایک فکر سے توجہ کریں گے تو جہاں ہماری مسجدوں کی آبادی بڑھ رہی ہوگی وہاں جماعت کی عمومی روحانی حالت میں بھی ترقی ہوگی۔ معاشرہ میں، احمدی معاشرہ میں، خاص طور پر امن، پیار اور حقوق کی ادائیگی کا ایک خاص رنگ پیدا ہو رہا ہوگا۔ عہدیداران کے نمونوں سے افراد جماعت بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک سے دوسرے کو جاگ لگتی ہے اور اگر کسی کے نمونے سے دوسرے میں پاک تبدیلی پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی اتنا ہی ثواب دیتا ہے جتنا اس شخص کو مل رہا ہے جس نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی ہے۔ پس اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ کسی کا علم، کسی کا صائب الرائے ہونا، کسی کی انتظامی صلاحیت میں اعلیٰ مقام حاصل کرنا، نہ اس کو بحیثیت احمدی کوئی فائدہ دے سکتا ہے، نہ جماعت کو ایسے شخص کے علم، عقل اور دوسری صلاحیتوں سے کوئی دیرپا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف اور خالص ہو کر اس کی عبادت کی طرف توجہ پیدا نہ ہو تو یہ سب چیزیں فضول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقام کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن کی توقعات ہم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہیں۔

اب مَیں ایک ذکر خیر بھی کرنا چاہتا ہوں جو کہ حضرت صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ کا ہے۔ جن کی دو تین دن پہلے وفات ہوئی ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹیوں میں سے دوسرے نمبر کی بیٹی تھیں اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ آپ حضرت سیدہ امۃ الحیٔ صاحبہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیٹی تھیں، کے بطن سے 19 ستمبر 1916ء کو پیدا ہوئیں اور قادیان میں ہی اماں جان کے کمرے میں جو بیت الفکر اور مسجد مبارک کے قریب تھا آپ کی پیدائش ہوئی۔ آپ نے مولوی فاضل کی تعلیم حاصل کی۔ پھر ایف اے پاس کیا اور ان کی لجنہ کی خدمات ہیں دو مختلف وقتوں میں چار سال تک لجنہ واشنگٹن کی صدر رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لجنہ امریکہ کی مشاورتی کمیٹی کا خاص نمائندہ مقرر فرمایا تھا اور تاحیات آپ اس پہ قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخر تک آپ کا ذہن بالکل صاف رہا۔ تقریباً 92 سال کی عمر تھی۔ لیکن ذہنی طور پر بالکل ایکٹو (active) تھیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کے پرانے واقعات اور باتیں سنایا کرتی تھیں۔ بہت غریب پرور تھیں، غریبوں کی چھپ کر بھی مدد کرتیں اور اعلانیہ بھی۔ کئی بیواؤں اور یتیموں کی مستقل مدد کرتی رہتی تھیں۔ اور پھر جماعت سے باہر بھی اور ملکی اور بین الاقوامی چیریٹیز (Charities) جو ہیں ان میں بھی صدقات دیا کرتی تھیں۔ نمازوں میں بڑا خشوع و خضوع ہوتا تھا یعنی جو ظاہری نمازیں ہیں۔ نوافل تو چھپ کے انسان پڑھتا ہے لیکن دوسری نمازیں نظر آ جاتی ہیں، کئی دفعہ مجھے بھی دیکھنے کا موقع ملا، بڑے جذب اور خشوع سے نمازیں پڑھ رہی ہوتی تھیں۔ ان کا اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق تھا۔ فِیْ صَلَاتِہِمْ خٰشِعُوْنَ (المومنون:3) کی مثال تھیں۔ اور پھر لغویات سے بھی بچنے کی کوشش کرتی تھیں۔ اور عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المومنون:4) پر بھی عمل کرتی تھیں۔

ان میں عاجزی انکساری بہت تھی۔ باوجود اس کے کہ مرزا مظفر احمد صاحب پاکستان میں بڑے اچھے عہدوں پر رہے۔ ورلڈ بینک میں بھی رہے لیکن آپ کے ہاں جانے والے، ملنے والے ان کو جس طرح وہ خود ملتے تھے، مرزا مظفر احمد صاحب بھی اور آپ بھی بڑی عاجزی سے ان کو ملا کرتے تھے۔ کئی عورتوں نے مجھ سے اس کا ذکر بھی کیا ہے اور افسوس کے جو خط آ رہے ہیں ان میں بھی کئیوں نے اس کا اظہار کیا ہے کہ بہت عاجزی اور انکساری سے ملا کرتی تھیں اور دین کی بھی بڑی غیرت رکھتی تھیں۔ ان کو جماعت اور خلافت کی بڑی غیرت تھی۔ پردہ کی بھی بڑی پابند تھیں۔ پردہ میں تو بعض دفعہ اس حد تک چلی جاتی تھیں کہ اگر کسی کو جو چھوٹا عزیز ہے جس سے پردہ نہیں بھی ہے اگر اسے پہچان نہیں رہیں اور وہ گھر میں آ گیا تو جب تک پہچان نہ ہو جائے اس سے بھی پردہ کر لیتی تھیں۔ ان کی اپنی اولاد تو کوئی نہیں تھی۔ اپنی بہن صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ جو چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی بہو تھیں ان کے بیٹے کو انہوں نے گود لیا تھا۔ اسے بڑا پیار دیا اور ہمیشہ اس کی تربیت کی بھی کوشش کرتی رہیں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے کی ہمیشہ تلقین کرتی رہیں۔ اس نے مجھے لکھا کہ بچپن سے ہی ہمیں آنحضرت ا کے حوالے سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے چھوٹی چھوٹی کہانیاں سناتی تھیں اور اس طرح اس کے بچوں کو بھی سناتی رہیں۔ ایک بات جو ان کے بارہ میں مجھے عزیزم طاہر احمد نے لکھی ہے۔ یہ ان کے بھانجے اور لے پالک بیٹے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ قرآن کریم کو بڑے غور سے پڑھا کرتی تھیں اور قرآن کریم پر صفحوں کے صفحے نوٹس لکھے ہوئے ہیں۔

خلافت سے بھی ان کا ایک خاص محبت کا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا دور تو مَیں نے دیکھا ہے۔ بڑے بھائی بھی تھے لیکن ان کے ساتھ تعلق اور خلافت سے جو ایک خاص تعلق ہوتا ہے وہ بہت زیادہ تھا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ چھوٹے بھائی تھے لیکن خلافت کے بعد انتہائی ادب اور احترام کا تعلق ہوا۔ کسی ایک لکھنے والے نے مجھے لکھا کہ جب اسلام آباد میں پہلا جلسہ ہوا اور یہ جلسہ میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ تو اس میں وہیں جلسہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام ان کے ساتھ ڈیوٹی پر جو خاتون تھیں ان کو پیغام ملا کہ ان کو لے کر فوراً آؤ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بلا رہے ہیں۔ تو کہتی ہیں انہوں نے سن لیا اور ان کے تیار ہونے سے پہلے ہی اٹھ کے چل پڑیں اور بڑی تیزی سے اتنا چلیں کہ جو ڈیوٹی والی خاتون تھیں ان کو ساتھ دوڑنا پڑ رہا تھا اور یہ کہتی جاتی تھیں کہ جلدی کرو حضور کا پیغام آیا ہے مجھے بلا رہے ہیں۔ تو یہ بھی اپنے باپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک تربیت تھی، اور اپنے نانا کی وہ مثال بھی سامنے تھی جس طرح وہ بغیر کچھ لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلاوے پر فوراً دوڑ پڑے تھے۔

پھر ان کا میرے سے بھی ایک تعلق تھا۔ میری خالہ تھیں۔ یہ تعلق بھانجے سے زیادہ اس وقت شروع ہوا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں، ربوہ میں مجھے ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی مقرر کیا۔ تو پہلی مرتبہ جب یہ امریکہ سے آئی ہیں تو مَیں ان کے تعلق کو دیکھ کر حیران رہ گیا اور شرمندہ بھی ہوتا تھا۔ ایک جماعتی عہدیدار کا احترام اور عزت ایسی تھی جو ہر قسم کے رشتوں سے بالکل مختلف تھی۔ ان کا رویّہ بالکل مختلف تھا اور ان کی سیرت کا یہ پہلو اس وقت مجھ پر کھلا کہ یہ کس طرح عہدیداران کا احترام کرتی ہیں۔ خلافت کے بعد تو پھر یہ تعلق اور بھی بڑھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانہ میں ان کے ساتھ بھی مَیں نے ان کا تعلق دیکھا ہے اور جب اپنے ساتھ دیکھتا ہوں اور جب مَیں غور کرتا ہوں تو مجھے کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ وہی عزت وہی احترام۔ معمولی سا بھی فرق کہیں نظر نہیں آیا۔ اتنا ادب اور احترام کہ بعض دفعہ شرمندگی ہوتی تھی۔ امریکہ گیا ہوں تو جماعتی پروگرام کی وجہ سے بعض مجبوریاں تھیں اس لئے مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس میں ٹھہرنا پڑا۔ جانے سے پہلے انہوں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ ان کے ہاں ٹھہروں۔ لیکن بہرحال مجبوری تھی اس کی وجہ سے معذرت کرنی پڑی۔ پھر جب ان کے گھر ان کو ملنے گیا تو ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی اور آپ کے اس تعلق کی وجہ سے ہی آپ کے اس لے پالک بیٹے اور بھانجے اور بہو کا اور بچوں کا خلافت سے بھی ایک خاص تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا بھی بڑا وسیع مطالعہ تھا۔ کسی نے مجھے بتایا کہ سات مرتبہ انہوں نے ہر کتاب پڑھی تھی لیکن طاہر احمد نے مجھے بتایا کہ انہوں نے مجھے کہا کہ مَیں نو مرتبہ یہ کتابیں پڑھ چکی ہوں۔

گزشتہ ایک ماہ سے بیمار تھیں۔ بیماری کے ان دنوں میں بھی ایک دو دفعہ فون پر بات ہوئی ہے تو ظاہر نے بتایا کہ ایک دفعہ فون پر بات کرنے سے پہلے وہ کوشش کر رہے تھے کہ کچھ کھانا کھا لیں لیکن کھا نہیں رہی تھیں۔ فون پر بات کرنے کے بعد اس نے میرا حوالہ دیا اور کہا کہ اب تو آپ کی ان سے بات ہو گئی ہے تو کھانا کھا لیں۔ خیر کہتا ہے مَیں دوسرے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا تو کھانا جو پلیٹ میں رکھا ہوا تھا ختم تھا اور صرف اس لئے کہ اس نے حوالہ یہ دیا تھا کہ آپ کی بات ہو گئی ہے۔ لیکن میرا یہ خیال ہے کہ اس نے کہا ہو گا کہ انہوں نے کہا ہے۔ ذرا اونچا سنتی تھیں اس لئے فون پہ صحیح سمجھ نہیں آئی ہو گی۔ ظاہر کی بات سے انہوں نے یہی سمجھا کہ انہوں نے کہا ہے کہ کھانا کھا لیں۔ کیونکہ فوراً اطاعت گزاری تھی اس لئے طبیعت نہ چاہنے کے باوجود بھی آخری بیماری میں بھی فوری طور پر کھانا کھا لیا۔ تو اس قدر باریکیوں کی حد تک ان میں اطاعت تھی۔

بیماری کے دنوں میں انہوں نے اپنے اس بھانجے اور اس کے بچوں اور بہو کو بلایا اور اس نے لکھا ہے کہ تین گھنٹے تک مختلف قسم کی نصیحتیں کرتی رہیں اور پھر یہ کہ ہمارا شکریہ ادا کیا کہ تم لوگ میری بہت خدمت کر رہے ہو۔ حالانکہ ان بچوں کی جو خدمت کی ہو گی وہ اس خدمت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں جو انہوں نے ان بچوں کی کی تھی۔ بہرحال یہ ان کی بڑائی اور شکرگزاری کا احساس تھا۔ بڑی باریکی کی حد تک انہوں نے اس کا خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو بھی اور اس کے بچوں کو بھی، اس کی بیوی کو بھی حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی اور صاحبزادی امۃ القیوم کی جو نیکیاں ہیں ان کی تربیت کے زیر اثر جاری رکھنے کی توفیق دے اور ان کی دعاؤں سے ہمیشہ یہ لوگ حصہ لیتے رہیں اور عاجزی اور انکساری جو ان میں تھی وہ ان بچوں میں بھی ہمیشہ قائم رہے۔

کچھ واقعات ہیں، جو انہوں نے ایک دفعہ خود لکھے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو آپ سے بڑا تعلق تھا۔ (ویسے تو) ہر بچے سے ہی تھا لیکن ہر ایک کے ساتھ اپنا اپنا اظہار تھا۔ یہ کہتی ہیں کہ جب میری شادی ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو لکھا کہ مَیں نے اپنی اس بچی کو 14 سال تک ہتھیلی کے چھالے کی طرح رکھا ہے۔ اگر کوئی اس کی طرف دیکھتا تھا تو میری نظر فوراً اٹھتی تھی کہ اس آنکھ میں پیار کے سوا کچھ اور تو نہیں۔ اب مَیں اسے تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ یاد رکھنا اگر اسے کوئی تکلیف ہوئی تو مَیں اس زندگی میں ہی نہیں بلکہ بعد میں بھی برداشت نہیں کر سکوں گا۔ (مطلب یہ نہیں تھا کہ لڑائی کروں گا۔ مطلب یہ تھا کہ مجھے دلی صدمہ پہنچے گا)۔ (سیرت وسوانح حضرت سیدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ صفحہ 110-111 لجنہ اماء اللہ لاہور)

تو یہ نمونے ہیں جو ہمارے ہر گھر میں جہاں اس قسم کے جھگڑے ہوتے ہیں ان کو بھی دیکھنے چاہئیں کہ جب کسی کی بچی کو لے کے آتے ہیں تو شادی کرنے والے کو بھی اور سسرال کو بھی، لڑکے کو بھی اور لڑکی کے سسرال کو بھی ان کے جذبات و احساسات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ بھی کسی کی بچیاں ہیں اور لاڈلی بچیاں ہیں۔ اسی طرح کہتی ہیں مَیں جب ملتان گئی ہوں۔ روزانہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا تار یا خط آیا کرتا تھا۔

(سیرت وسوانح حضرت سیدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ صفحہ 111 لجنہ اماء اللہ لاہور)

انہوں نے اپنی ایک خواب کے واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ ایک دفعہ کوئی شخص مجھ سے کہتا ہے (یعنی صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ اپنی خواب کا ذکر کر رہی ہیں۔ کوئی شخص مجھ سے کہتا ہے) کہ مَیں تمہاری ماں کو لینے آیا ہوں۔ مَیں رو رو کر اس کی منتیں کرتی ہوں کہ نہیں لے جانا۔ وہ کہتا ہے کہ اچھا اگر یہ نہیں تو تمہارے ابّا کو لے جاتا ہوں۔ تو مَیں نے گھبرا کر کہا نہیں بالکل نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ تمہاری ایک بات مانی جا سکتی ہے۔ ماں کو لے جانے دو یا باپ کو۔ اس نے جب مجھ کو بہت مجبور کیا کہ دونوں میں سے ایک کو رکھ سکتی ہے۔ دونوں کو رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو مَیں ماں کو دینے پر راضی ہو گئی اور پھر کہتی ہیں اس خواب کا اثر تھا کہ پھر اپنی امی سے بہت چمٹنے لگ گئیں۔ یہ دس سال کی تھیں جب ان کی والدہ فوت ہو گئی تھیں۔ حضرت اماں جان کو یہ پتہ نہیں تھا۔ وہ پہلے ان کو کہا کرتی تھیں کہ تم ماں سے چمٹی رہتی ہو۔ باپ سے بھی چمٹا کرو۔ تو ایک دن اماں جان نے ان کو زور سے کہا۔ اماں جان نے خود ہی بیان فرمایا کہ مَیں نے جب کہا تو تم ڈر گئیں اور تم نے اس کا جواب دیا۔ چمٹوں گی چمٹوں گی اور ساری عمر چمٹی رہوں گی۔ یہ واقعہ بیان کر کے حضرت اماں جان کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے تھے۔

(سیرت وسوانح حضرت سیدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ صفحہ 112 لجنہ اماء اللہ لاہور)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دہلی کا جو سفر تھا اور جہاں ’’سیر روحانی‘‘ کا بعد میں تقاریر کا سلسلہ آپ نے شروع فرمایا تھا۔ وہاں جو نظارہ آپ نے دیکھا تھا اور جو آپ نے اس وقت اونچی آواز میں کہا ’’مَیں نے پا لیا، مَیں نے پا لیا‘‘۔ تو حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں اس وقت میرے پیچھے میری بیٹی امۃ القیوم بیگم چلی آ رہی تھی۔ اس نے کہا ابّا جان آپ نے کیا پا لیا۔ تو مَیں نے کہا مَیں نے بہت کچھ پا لیا۔ مگر مَیں اس وقت تم کو نہیں بتا سکتا۔ مَیں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو جلسہ سالانہ پر بتا دوں گا کہ مَیں نے کیا پایا۔ اس وقت تم بھی سن لینا۔

(ملخص از تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 635 تا 638)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تو ’’آمین‘‘ پر بچوں کی نظم لکھی اور ایک ان کی شادی پر بھی لکھی تھی۔ اس کے دو شعر ہیں جو مَیں آپ کو سناتا ہوں۔

الفت نہ اس کی کم ہو رشتہ نہ اس کا ٹوٹے
چھٹ جائے خواہ کوئی دامن نہ اس کا چھوٹے

(کلام محمود مع فرہنگ صفحہ نمبر 224 نظم نمبر 99 شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کی طرف ایک توجہ دلائی تھی، اور اس تعلق کو انہوں نے شادی کے بعد بھی قائم رکھا۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ بڑی دعا گو اور نیکیوں کو جاری رکھنے والی خاتون تھیں۔ بلکہ مجھے امریکہ سے مسعود خورشید صاحب نے لکھا کہ ان کی اہلیہ نے 25 سال پہلے ایک خواب دیکھی تھی۔ ان کو آواز آئی۔ کوئی کہہ رہا ہے۔ بی بی امۃ القیوم ولی اللہ ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ سے تعلق اور ان کی نیکیاں تو یقیناً ایسی تھیں جو اللہ والوں کے لئے نیکیاں ہوتی ہیں اور یہ صرف اس لئے تھا کہ اپنے عظیم باپ کی نصیحت پر ہمیشہ انہوں نے عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ابھی میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا اور اس کے ساتھ ایک دو اور جنازے بھی ہیں۔ ایک میجر افضال احمد صاحب ابن مکرم اقبال احمد صاحب مرحوم کا ہے جو 19 جون کو جنوبی وزیرستان میں جو عسکریت پسند یا جو طالبان ہیں ان کے خلاف جو حکومت کا آپریشن ہے اس میں شہادت پا گئے۔ 32 سال ان کی عمر تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے کرنل صاحب نے بتایا کہ آپریشن میں شامل تھے اور پاؤں میں ان کے گولی لگی لیکن ان کو روکا گیا کہ آپ اس زخم کو پہلے بھر لیں۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے کہا کہ نہیں اور بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

آپ کے پڑدادا حضرت چوہدری عبدالعزیز صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی تھے۔ پڑنانا حضرت ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ راولپنڈی جماعت کے مخلص رکن تھے۔ آپ موصی بھی تھے۔ ان کے پسماندگان میں ایک اہلیہ اور ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہیں۔ بیٹی دانیہ افضال کی عمر 4 سال ہے اور بیٹا محمد آصف ایک سال کا ہے۔ ربوہ میں فوجی اعزاز کے ساتھ ان کی تدفین ہوئی ہے اور وہاں فوج کے افسران بھی آئے اور ایک دستہ بھی آیا جنہوں نے وہاں ان کی تدفین کی۔

یہ کہتے ہیں کہ احمدی ملک کے دشمن ہیں۔ جہاں بھی قربانیاں دی جاتی ہیں ان قربانیوں میں احمدی پیش پیش ہوتے ہیں اور وزیراعظم اور صدر صاحب کی طرف سے بھی پھولوں کی چادر ان کی قبر پر چڑھائی گئی۔ تو اگر یہ ملک دشمن ہیں تو پھر پہلے اپنے وزیراعظم اور صدر کو پکڑو اور پھر فوج کو پکڑو جو وہاں آئے اور انہوں نے پورے اعزاز سے ان کی تدفین کی۔

پھر ایک اور جنازہ ہے عزیزم احمد جمال کا جو محمد محسن صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ یہ 19 رمئی کو ربوہ کے پاس نہر پہ پکنک پہ گئے۔ وہاں ڈاکوؤں نے انہیں لوٹا اور ان پر فائر کیا، سر میں دو گولیاں لگیں وہیں شہید ہو گئے۔ مرحوم کی عمر 19 سال تھی اور وقف نو کی تحریک میں شامل تھا اور موصی تھا۔ اور خدام الاحمدیہ کا بڑا سرگرم رکن تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بھی درجات بلند فرمائے۔

اسی طرح کل کی ایک اطلاع ہے جس کی تفصیلات تو نہیں ہیں لیکن بہرحال دو شہداء ہیں جو کوئٹہ میں شہید ہوئے۔ خالد رشید صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب اور ظفر اقبال صاحب ابن مکرم لعل دین صاحب۔

ظفر اقبال صاحب ان کے پاس ملازم تھے۔ یہ شام کو اس ملازم کو چھوڑنے گھر گئے ہیں تو کار سے نکلتے ہی ان پر فائر کر دیا گیا اور یہ دونوں موقع پر شہید ہو گئے۔ ان کے بھائی جو گھر کے دروازے کے باہر نکلے۔ ان پر بھی فائر کیا لیکن بہرحال وہ تو نہیں لگا۔ اس کے بعد یہ چلے گئے۔ غالب امکان یہی ہے کہ یا تو یہ احمدیت کی وجہ سے ٹارگٹ شوٹنگ ہے یا آج کل جو وہاں پنجابی اور بلوچی کا جھگڑا چل رہا ہے اس کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ احمدیت کی وجہ سے بھی تھریٹس (Threats) تھیں۔ بہرحال کل یہ بھی دو شہید ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ مَیں ان سب کے جنازے بھی پڑھاؤں گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
گولبازار ربوہ
فون 047-6213649
047-6215747

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

اذکرو اموتاکم بالخیر

محترم اباجان مرحوم کی پیاری یادیں

.................(نصیر احمد عارف، قادیان)..................

میرے پیارے ابّا جان محترم سردار محمود احمد صاحب عارف درویش ولد مکرم سردار شیر محمد صاحب مرحوم مورخہ 16-12-1925 کو موضع نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔آپ کی ایک ہمشیرہ محترمہ نور آمنہ صاحبہ اور دو بھائی محترم سردار عبد الحق صاحب شاکر مرحوم واقف زندگی اور محترم سردار ماسٹر محمد انور صاحب مرحوم تھے۔محترم سردار عبد الحق صاحب شاکر پٹواری نے سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے کر زندگی وقف کی اور قادیان آ گئے۔مرکز احمدیت میں انہیں مختلف دفاتر میں خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ 1947 میں پاکستان چلے گئے۔اور آخری وقت تک دفتر تحریک جدید ربوہ میں خدمات سلسلہ سر انجام دیں۔محترم ابّا جان کے دوسرے بھائی محترم سردار محمد انور صاحب گورنمنٹ اسکول میں ٹیچر تھے۔ریٹائرمنٹ کے بعد آپ بھی ربوہ آ گئے۔اور وہیں وفات پائی۔پھوپھی جان محترمہ نور آمنہ صاحبہ کی شادی مکرم عبد الحمید صاحب آصف آف گجرات سے ہوئی۔آپ ہر دو بھی وفات پا چکے ہیں۔

محترم والد صاحب کی والدہ کا نام محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ تھا۔آپ کے والدین بچپن میں ہی وفات پا چکے تھے۔آپ کی پرورش آپ کے تایا جان مکرم سردار غلام احمد صاحب نے کی۔ مڈل کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ کے تایا جان نے 1938ء میں آپ کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل کرا دیا۔ 1939ء میں جب دوسری عالمی جنگ عظیم کا آغاز ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر آپ فوج میں بھرتی ہو گئے۔محترم والد صاحب کے بقول آپ کی یونٹ کا نام 8/15 پنجاب رجمنٹ تھا۔جو عالمی جنگ عظیم کے آغاز میں قائم کی گئی تھی۔اس رجمنٹ میں 3 کمپنیاں عیسائیوں کی اور ایک خالصتاً احمدی نوجوانوں کی احمدیہ کمپنی تھی۔ عیسائی کمپنیوں میں سے ایک کے کمپنی کمانڈر محترم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ابن محترم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ تھے۔جبکہ احمدیہ کمپنی کا کمانڈر ایک سکھ تھا۔جس کا نام سرائن سنگھ آف جالندھر تھا۔وہ احمدی نوجوانوں کے تئیں بہت نرم گوشہ رکھتا تھا۔

فوج میں بھرتی ہونے کے بعد آپ پہلے انبالہ گئے اور وہاں چند ماہ کی ٹریننگ کے بعد آپ کلکتہ چلے گئے۔جہاں آپ کی ٹریننگ مکمل ہوئی اور حلف برداری کے بعد واپس انبالہ آ گئے چند ماہ کے بعد آپ کی ڈیوٹی سندھ میں لگی۔یہ مسلم علاقہ تھا اور وہاں کے مسلمانوں نے بغاوت کر رکھی تھی۔آپ بتاتے تھے کہ ہم ان مسلمانوں کو پیار و محبت سے سمجھاتے اور ان پر کسی بھی قسم کا ظلم یا زیادتی نہ کرتے اور نہ ہی انہوں نے ہمیں کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کی مگر ہماری یونٹ کے عیسائی فوجیوں نے ان مسلمانوں پر بہت ظلم کئے۔ان کو گرفتار بھی کیا۔اور کئی ایک کو جان سے بھی مارا۔اس دوران آپ کی یونٹ صوبہ سرحد چلی گئی۔جو ایک آزاد علاقہ تھا۔یہاں پٹھان رہتے تھے۔آپ نے بتایا کہ ہم کو تاکیدی ھدایت تھی کہ ان لوگوں سے کوئی ناروا سلوک نہیں کرنا۔ ہماری ڈیوٹی اس آزاد علاقہ میں عمومی نوعیت کی تھی۔کمپنی کمانڈر محترم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب تھے جو میجر کے عہدہ پر فائز تھے۔ آپ جب قلعہ سے باہر نکلتے خاکسار بھی اکثر آپ کے ہمراہ ہوتا۔خاکسار نے دیکھا کہ پٹھان محترم صاحبزادہ صاحب کی بہت عزت کرتے تھے اور اکثر پھل وغیرہ تحفے بھی لا کر دیا کرتے تھے۔آپ بتاتے تھے کہ غالباً 1943,44ء میں جب ہماری یونٹ انبالہ میں تھی تو دہلی اور سندھ میں بغاوت کی شورش اٹھی۔ جس کے مدنظر محکمہ دفاع گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک پیراشوٹ بٹالین قائم کرنے کا فیصلہ کیا اور اس میں مختلف بٹالینوں کے تعلیم یافتہ، تجربہ کار اور صحت مند جوانوں کو شامل کیا۔احمدیہ کمپنی سے بھی چند نوجوانوں کو اس پیراشوٹ بٹالین میں ٹرانسفر کر دیا گیا جس میں خاکسار بھی تھا۔اس بٹالین میں غیر احمدی بھی تھے اور اس کا کمپنی کمانڈر ایک پٹھان تھا۔غالباً عید الفطر کے موقع پر نماز عید کا با جماعت اہتمام کیا گیا۔نماز دہلی کے ایک غیر احمدی امام نے پڑھانی تھی۔ احمدی جوانوں نے اپنی نماز الگ ادا کی جب کمپنی کمانڈر کو علم ہوا کہ یہ احمدی ہیں اور انہوں نے الگ نماز ادا کی ہے تو اس نے ہمیں سزا کے طور پر واپس ہماری بٹالین میں بھیج دیا۔بعد میں علم ہوا کہ جو پیراشوٹ بٹالین سندھ بھجوائی گئی تھی اس کا وہاں کافی نقصان ہوا۔پیراشوٹ بٹالین کے جوان سندھ کے غیر آباد، دور دراز علاقوں اور جنگلوں میں اتارے گئے ان میں سے کئی جوان مر گئے اور کئی لاپتہ ہو گئے۔اس طرح خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہم احمدی نوجوانوں کو محفوظ رکھا اور انہیں کسی دوسرے جنگی محاذ پر بھی جانے کا موقعہ نہیں ملا۔

1944ء میں فوجی نوکری کے دوران ہی آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کی خدمت میں اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے خط لکھا جسے حضور انورؓ نے از راہ شفقت منظور فرما لیا اور سروس جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ نیز فرمایا کہ جب ضرورت ہوگی بلا لیا جائے گا۔1945ء میں جب عالمی جنگ ختم ہوگئی تو حضور انورؓ نے فوج چھوڑ کر قادیان آنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ آپ 1946ء کے آخر میں قادیان حاضر ہو گئے۔آپکے ساتھ ایک اور واقف زندگی احمدی جوان مکرم محمد شفیع سلیم صاحب آف گجرات بھی تھے۔ والد صاحب نے قادیان آ کر قصر خلافت قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ملاقات کی۔حضور انورؓ نے بڑی شفقت کا اظہار فرماتے ہوئے آپ کی شعبۂ حفاظت مرکز میں تقرری کا ارشاد فرمایا اور مکرم محمد شفیع سلیم صاحب کی تقرری دفتر تجارت میں ہوئی۔

آپ بتاتے تھے کہ 1947ء میں ملک میں آزادی کی لہر پورے جوش و خروش کے ساتھ شروع ہو چکی تھی۔ساتھ ہی قیام پاکستان کا مطالبہ بھی زور دار طریق پر چل رہا تھا۔ ملک میں بدامنی اور بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔اور ملک کے بیشتر حصّوں میں فسادات پھوٹ پڑے تھے۔ان حالات میں قادیان کی حفاظت کے لئے شعبۂ حفاظت مرکز کا قیام وقت کی ایک اہم ضرورت تھی۔اس محکمہ میں ڈیوٹی دینے والے جملہ کارکنان ریٹائرڈ فوجی افراد تھے۔جنہوں نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اس ذمہ داری کو بخوبی نبھایا۔اور اس اہم جماعتی فریضہ کی بجا آوری میں بعض نے شہادت بھی پائی مگر اپنی مفوضہ ڈیوٹی میں کبھی کوئی کوتاہی نہیں کی۔

قادیان کی حفاظت کے لئے جہاں مختلف نوعیت کے مقامی اقدام کئے گئے وہاں بعض افراد کو مضافات میں بھی متعین کیا گیا۔تا بیرونی حملہ آوروں کو روکا جا سکے۔اس اقدام کا بہت فائدہ ہوا اور کئی حملہ آور جتھوں کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔حالات دن بدن خراب ہوتے گئے اور غیر احمدی مرد، عورتیں اور بچے اپنی حفاظت کے لئے بکثرت قادیان آنا شروع ہو گئے۔ ان سب کو ساکنین قادیان نے فراخ دلی کے ساتھ جگہ دی اور ان کے قیام و طعام کا انتظام کیا۔مہاجرین سے قادیان کی تمام گلیاں، تمام محلے اور سڑکیں بھر گئیں۔

ایسے مخدوش حالات میں حضور انورؓ کا قادیان میں قیام مناسب نہیں تھا۔لہٰذا آپ اگست 1947ء میں لاہور تشریف لے گئے اور وہاں رتن باغ میں قیام فرمایا۔ ان غیر معمولی مخدوش حالات میں حضور جماعت اور خاص طور پر قادیان کے ذمہ وار افراد کی لاہور ہی سے راہنمائی فرماتے رہے۔

اسی دوران سرکاری طور پر اعلان ہوا کہ قادیان کی آبادی کو قافلہ کی صورت میں لاہور بھجوا دیا جائے۔ جبکہ ریڈیو سے حضور انورؓ کا یہ پیغام نشر ہوا کہ افراد قادیان قافلہ کی صورت میں نہ آئیں۔اس غرض کے لئے حضور انورؓ نے 100 سے زائد بسوں اور ٹرکوں کا انتظام فرمایا۔ جن کے ذریعہ کثیر تعداد میں افراد جماعت لاہور روانہ ہوئے۔اس قافلہ کو راستہ میں تھوڑا بہت نقصان بھی پہنچا مگر اکثریت بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئی۔اس قافلہ میں کثیر تعداد میں غیر احمدی مرد خواتین اور بچے بھی شامل تھے بعد میں بھی وقتاً فوقتاً ٹرک اور بسیں قادیان آتی رہیں جن کے ذریعے احمدی آبادی کو منتقل کیا جاتا رہا۔

محترم والد صاحب مرحوم بتاتے تھے کہ افراد جماعت کو بھجوانے کا انتظام شعبۂ حفاظت مرکز کے سپرد تھا۔خاکسار کی بھی اس میں ڈیوٹی تھی۔خاکسار نے اپنے بھائی بہن، اہلیہ اور دیگر عزیز و اقارب کے جانے کا انتظام کیا۔مگر خود میرے دل میں ایک لمحہ کے لئے بھی قادیان کو چھوڑنے کا خیال تک نہ آیا۔میں یہ عزم کر چکا تھا کہ خواہ کچھ بھی ہو اپنے پیارے مرکز کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا قادیان کی حفاظت کرنا میرا فرض ہے۔خواہ اس کے لئے مجھے جان بھی قربان کرنی پڑے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہر طرح سے محفوظ رکھا اور مجھے درویشی کی زندگی اختیار کرنے کی توفیق دی۔

آخری قافلہ ماہ اکتوبر یا نومبر 1947ء کو قادیان سے گیا۔جس کے انچارج محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس تھے۔یہ قافلہ محلّہ دارالانوار سے پر سوز دعاؤں کے ساتھ روانہ ہوا۔اس میں آٹھ دس ٹرک تھے اس کے بعد بھی فرداً فرداً لوگ ہجرت کرتے رہے۔ماہ فروری 1948ء میں یہ سلسلہ بند ہو گیا۔اس آخری قافلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم بھی لاہور تشریف لے گئے تھے۔

آپ بتاتے تھے کہ حضور انورؓ کے جانے کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ امیر مقامی اور نگران مقرر کئے گئے۔بعدہٗ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب امیر و نگران مقرر ہوئے اور آپ کے لاہور تشریف لے جانے کے بعد شعبۂ حفاظت مرکز کے نگران مکرم شیر ولی صاحب ریٹائرڈ صوبیدار میجر اور آنریری کیپٹن نگران اور امیر مقامی بنائے گئے۔مکرم شیر ولی صاحب کے جانے کے بعد چونکہ حالات کافی حد تک پر امن ہو گئے تھے اس لئے حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب جٹؓ کو ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بنایا گیا۔اسی کے ساتھ حسب ارشاد حضور انورؓ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے قیام اور بیرونی جماعتوں کو منظّم کرنے کا کام شروع ہوا۔اکثر دفاتر نے کام کرنا شروع کر دیا۔ساتھ ہی صدر انجمن احمدیہ کی جائیدادوں کی واگزاری کا کام بھی شروع ہوا جو محکمہ کسٹوڈین کی تحویل میں چلی گئیں تھیں۔

مرکزی حکومت کی ہدایت پر حکومت پنجاب کا یہ فیصلہ قابل تعریف تھا کہ قادیان کے انخلا کے بعد جو چند سو افراد قادیان میں رہ گئے تھے ان کی حفاظت کا سرکاری طور پر انتظام کیا گیا۔موجودہ احمدیہ محلّہ احمدیوں کی تحویل میں رکھے جانے کا فیصلہ ہوا۔نیز یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اس ایریا میں کسی غیر مسلم کو خالی ہو چکے مکان الاٹ نہ ہونگے۔چنانچہ محلّہ احمدیہ آہستہ آہستہ آباد ہونا شروع ہوا۔شادی شدہ درویشان کی فیملیاں جو پاکستان چلی گئی تھیں واپس آنے لگیں۔ بعض غیر شادی شدہ درویشان کی ہندوستان کے مختلف علاقوں میں شادیاں ہوئیں اور بعض خاندان حضور انورؓ کی تحریک پر قادیان آ کر آباد ہوئے۔

محترم والد صاحب کی شادی 1945ء میں اپنے تایا مکرم غلام احمد صاحب مرحوم کی بیٹی مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ مرحومہ سے ہوئی۔1947ء میں آپ کی اہلیہ بھی پاکستان چلی گئیں اور 1950ء میں حالات نارمل ہونے پر واپس قادیان آئیں۔شادی کے سات سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے درویشانہ زندگی کی برکت سے جہاں بے شمار دیگر برکتیں عطا فرمائیں وہاں اولاد کی نعمت سے بھی نوازا۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے

اور تین بیٹیاں عطا کیں جو اللہ کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ آپ نے اپنی ساری اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی۔ تمام بچے اپنی اپنی جگہ سیٹ ہیں۔ سب سے بڑی بیٹی حمیدہ بشریٰ صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبد السمیع صاحب مرحوم ابن مکرم حکیم عبد الصمد صاحب مرحوم آف حیدر آباد کی اہلیہ ہیں۔ دوسری بیٹی مکرمہ راشدہ پروین صاحبہ مکرم نصیر احمد صاحب انور ابن مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش مرحوم آف قادیان کی اہلیہ ہیں۔ تیسری بیٹی مکرمہ مبارکہ نسرین صاحبہ مکرم شمیم احمد صاحب ابن مکرم سیٹھ مہر دین صاحب آف سکندر آباد کی اہلیہ ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب عارف حال لونا والا (مہاراشٹر) گورنمنٹ سروس کرتے ہیں۔ دوسرے بیٹے مکرم لئیق احمد صاحب عارف مقیم قادیان ذاتی کام کررہے ہیں۔ جبکہ خاکسار نصیر احمد عارف واقف زندگی نظارت امور عامہ میں خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

تقسیم ملک کے بعد جب حالات مکمل طور پر سازگار ہوگئے اور صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر قائم ہو گئے تو شعبۂ حفاظت مرکز کے تعلیم یافتہ درویش نوجوانوں کو دفاتر میں کام کرنے کی ذمہ داری دی گئی۔ اس طرح آپکو صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں اعلیٰ رنگ میں خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ بطور نائب ناظر اعلیٰ، نائب ناظر تعلیم، نائب ناظر امور عامہ، آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ، ناظر بیت المال آمد وخرچ اور قائمقام ناظر اعلیٰ قادیان کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ 1985ء میں ناظر بیت المال خرچ سے ریٹائر ہوئے۔ بعدہٗ بطور نائب ناظم وقف جدید بیرون تقرر ہوا۔ اس عہدہ پر بھی آپ نے لمبا عرصہ خدمت سرانجام دی۔ آخر کمزوری اور عمر کے تقاضا کی بناء پر 2005ء میں اس خدمت سے سبکدوش ہوئے۔ آپ نے نہایت لگن اور جذبہ سے تمام دفاتر میں خدمات سر انجام دیں۔ ساری درویشانہ زندگی نہایت صبر وشکر سے گزاری اور ہمیشہ سلسلہ سے وفا کی۔ تنگی کے ادوار میں بھی کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا۔ آبائی جائیداد کی بھی کوئی پروا نہیں کی اور آخری وقت تک در مسیح پر دھونی رمائے بیٹھے رہے۔

1982ء میں آپکو انتخاب خلافت رابعہ کے موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی نمائندگی کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی طرح 1988ء میں بھی آپ کو جلسہ سالانہ UK میں بھی بطور نمائندہ صدر انجمن احمدیہ قادیان شامل ہونے کی توفیق ملی۔

محترم ابا جان 25 فروری 2009ء بروز بدھ صبح 4 بجے مولائے حقیقی سے جاملے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ موصی تھے۔ اگلے روز یعنی 26 فروری کو جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے آپکی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ اسی روز قادیان میں شوریٰ کا اجلاس تھا۔ جس میں شمولیت کے لئے ہندوستان کے تمام صوبہ جات سے امراء وصدر صاحبان تشریف لائے تھے۔ اس طرح آپ کے جنازہ میں پورے ہندوستان کی نمائندگی ہوگئی۔ بعد جنازہ آپ کی تدفین قطعہ درویشان میں ہوئی اور بعد تدفین مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری نے ہی دعا کروائی۔ مورخہ 27 فروری کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفتوح لنڈن میں نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ غائب ادا کی اور آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

> ’’تیسرا جنازہ مکرم محمود احمد صاحب عارف درویش قادیان کا ہے۔ انہوں نے 25 فروری کو 84 سال کی عمر میں وفات پائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ بھی نہایت نیک متقی نمازوں کے پابند صابر شاکر انسان تھے۔ درویشان تقریباً سارے ہی صابر شاکر ہیں۔ نو جوانی میں شیخوپورہ سے قادیان ہجرت کر گئے اور مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور زندگی وقف کرنے کی توفیق پائی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر فوج میں بھرتی ہوئے اور پھر آپ کے حکم سے ہی فوج چھوڑ دی اور جماعت کی خدمت پر آگئے۔ آپ نے ناظر بیت المال آمد وخرچ اور بعد میں نائب ناظم وقف جدید بیرون کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ان کی تین بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں آپ کے ایک بیٹے نصیر احمد عارف صاحب کو نظارت امور عامہ قادیان میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم ابّا جان مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کی تمام خدمات کو قبول کرتے ہوئے آپ کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے، جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور انہیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

حالات حاضرہ

اسرائیل کا مزید یہودی بستیاں تعمیر کرنے کا اعلان

اسرائیل نے امریکہ سمیت بین الاقوامی برادری کے دباؤ کو مسترد کرتے ہوئے مغربی کنارے میں مزید یہودی بستیوں کی تعمیر کا اعلان کردیا ہے۔ اسرائیلی حکام نے غیر ملکی خبر رساں ادارے کو بتایا کہ اس سلسلے میں اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو اور وزیر دفاع ایہود بارک کی جانب سے ۵۰۰ مکانات کی تعمیر کی منظوری سوموار کے روز متوقع ہے۔ دریں اثنا مقبوضہ علاقوں میں مزید یہودی بستیوں کی تعمیر کے اعلان پر اسرائیل کے مذہبی حلقوں اور وزیر اعظم نیتن یاہو کی لیکوڈ پارٹی نے منصوبے کو سراہا ہے اور وزیر اعظم کے اقدام کی تعریف کی ہے۔ دوسری جانب امریکہ نے اسرائیل کے اعلان کے بعد فوری ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے مزید یہودی بستیوں کی تعمیر کی شدید مذمت کی ہے جبکہ فلسطینی مذاکرات کار سارسائب ارکات نے کہا ہے کہ نئے مکانات کی تعمیر سے اسرائیل اور فلسطین کے مابین امن مذاکرات کی بحالی کی کوششیں متاثر ہوں گی۔

امریکہ میں بے روزگاری کی شرح ۹ء۷ فیصد تک پہنچ گئی

امریکہ میں بے روزگاری میں اضافہ کی شرح ۹ء۷ فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ لیبر ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں بے روزگاری کے حوالے سے اعداد وشمار ۱۹۸۳ء کے بعد سے بلند ترین سطح پر ہیں جب یہ شرح ۱۰ء۱ فیصد کو پہنچ گئی تھی۔ یہ اعداد وشمار اگست کے مہینے تک کے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اگست میں ایک وقت کے سب سے بڑے معاشی طاقتور ملک امریکہ میں ۲۱ء۶۰۰ افراد روزگار سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں جبکہ دسمبر ۲۰۰۷ء سے اب تک امریکہ میں ۷۰ لاکھ سے زائد افراد بے روزگار ہو چکے ہیں۔

سٹور کیا گیا ۵۳۰۰ ٹن گندم برباد

صوبہ پنجاب کے ضلع ترنتارن میں قریب ۵۳۰۰ ٹن گندم جس کی قیمت ۵ کروڑ روپے ہوگی۔ افسروں کی لاپرواہی سے سڑ چکا ہے۔ یہ جانوروں کے کھانے لائق بھی نہیں رہا ہے۔ اسلئے اب اسے فرٹیلائزر (کھاد) بنانے کیلئے نیلام کیا جائے گا۔ یہ گندم تقریباً تیس ہزار لوگوں کے لئے ایک سال کی خوراک کے کام آسکتا تھا۔ رپورٹ کے مطابق صوبائی سرکار نے یہ گندم ۲۰۰۶-۲۰۰۷ میں خریدا تھا اور اسے ایس کے رائس مل کے کمپلیکس میں سٹور کیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ امسال ملک کے ایک بڑے حصہ کو خشک سالی کا سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ ایسے میں اناج کی بربادی تشویش ناک امر ہے۔ اس سے قبل ۲۱ اگست کو ٹائمز آف انڈیا نے خبر دی تھی کے چنڈی گڑھ سے پچاس کلومیٹر دور کھمانو میں گندم کے لاکھوں بیگ جو کہ پچاس پچاس کلو کے تھے کھلے آسمان کے نیچے رکھنے سے خراب ہو چکے ہیں۔ اسی طرح اڑیسہ اور بہار میں بھی ایسا ہی حال ہے۔ اس کی بڑی وجہ گوداموں کی کمی بھی ہے۔

خلائی جہاز ’’ڈسکوری‘‘ کیلیفورنیہ میں باحفاظت اُتر گیا

خلائی طیارہ ’’ڈسکوری‘‘ اپنے مسافروں کے لیکر بین الاقوامی خلائی سینٹر میں ضروری سامان فراہم کرنے کا اپنا سفر پورا کرنے کے بعد ۱۲ ستمبر ۲۰۰۹ غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ پہلے کیلیفورنیہ میں اُترا۔ مشن کنٹرول سے آواز گونجی ’’واپسی پر خوش آمدید! ڈسکوری، ایک بیحد کامیاب مہم کو انجام دینے کیلئے مبارک باد‘‘۔

واضح ہو کہ اس خلائی جہاز کا دو دن پہلے اُترنا مقرر تھا لیکن طوفانی موسم نے ڈسکوری کا اُترنا مشکل کردیا تھا۔ اس لئے ڈسکوری مشن کے ڈائریکٹر رچرڈ جونس نے سورج کی روشنی والے موزاوے ڈیزٹ کا آسمان کانعم البدل چنا تھا۔ ناسا کسی بھی خلائی جہاز کو فلوریڈا میں اُتارنے کو ہی ترجیح دیتا ہے کیونکہ دوسری جگہ اُتارنے پر اسے پھر سے فلوریڈا پہنچانا ہوتا ہے جس میں تقریباً ستر لاکھ امریکی ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ اور اس کام میں ایک ہفتہ سے بھی زائد وقت لگ جاتا ہے۔ قبل ازیں آسمانی بجلی اور طوفان کے سبب ڈسکوری مشن کے شروع ہونے میں بھی تاخیر ہوگئی تھی۔ ڈسکوری نے گزشتہ ۲۸ اگست کو اُڑان بھری تھی جس نے ۲۷ لاکھ میل کی دوری طے کی۔ فلوریڈا میں خراب موسم کی وجہ سے اُتر نہ پانے کے باعث یہ خلائی طیارہ دو دن تک آسمان میں ہی چکر لگا تارہا اور بالآخر ناسا نے اسے کیلیفورنیہ میں اُتارنے کا فیصلہ کیا۔

افغانستان میں امریکی ہلاکتیں ۸۳۷ ہوگئیں

افغانستان پر امریکی حملہ کے بعد خطے میں ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کی تعداد اب تک ۸۳۷ ہوگئی ہے۔ امریکی محکمہ دفاع کے اعداد وشمار کے مطابق اکتوبر ۲۰۰۱ء میں افغانستان میں حملہ کے بعد سے ۲۶۲ امریکی فوجی مختلف کاروائیوں کے دوران مزاحمت کاروں کے حملوں اور بم دھماکوں میں ہلاک ہوئے جبکہ ۹۷ فوجی پاکستان اور ازبیکستان میں ہلاک ہوئے۔ ۱۰۷ فوجی اسی آپریشن کی معاونت کے دوران دیگر ملکوں میں ہلاک ہوئے۔ سی آئی اے کے چار افسران اور وزارت دفاع کے ایک سویلین اہلکار کی ہلاکت اس کے علاوہ ہے۔ (ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

مضامین اور رپورٹیں بھجوانے کے لئے اس ای میل پر رابطہ کریں

badrqadian@rediffmail.com

ملکی رپــــــورٹیں

جھارکھنڈ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

صوبائی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جھارکھنڈ مورخہ ۵ جولائی ۲۰۰۹ء کو بمقام موسیٰ بنی مائنز منعقد ہوا۔ جس میں صوبہ جھارکھنڈ کی ۵ مجالس کے نمائندگان نے شرکت کی۔ مرکز قادیان سے مکرم ایم ابوبکر صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم کے طارق احمد صاحب مہتمم عمومی خدام الاحمدیہ بھارت نے نمائندہ کے طور پر شرکت فرمائی۔ صبح مکرم ایم ابوبکر صاحب نے نماز تہجد پڑھائی بعد ازاں خاکسار نے نماز فجر پڑھائی اور قرآن مجید کا درس دیا۔ اجتماعی دُعا اور ناشتہ کے بعد ساڑھے آٹھ بجے خاکسار کی صدارت میں افتتاحی جلسہ کا آغاز ہوا۔

افتتاحی جلسہ: مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ماجد نے تلاوت کی بعدہ خاکسار نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ مکرم ایم ابوبکر صاحب نے عہد مجلس خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ دہرایا اور مکرم شمس الدین صاحب نے ایک نظم پیش کی بعدہ مکرم نیک محمد صاحب صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ جھارکھنڈ اور خاکسار نے تقریر کی۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔ افتتاحی جلسہ کے بعد ایک بجے تک علمی مقابلہ جات ہوئے۔

پریس کانفرنس: دوپہر ۲ بجے پریس کے نمائندگان کی طرف سے جلسہ کی غرض وغایت کے بارے میں پوچھے گئے سوالات کے جواب دیتے ہوئے خاکسار نے جماعت احمدیہ کے بارے میں انٹرویو دیا۔ دوسرے دن مقامی ٹی وی چینل GTN نے اپنی خاص خبروں میں خدام الاحمدیہ کی کارکردگی اور جماعت احمدیہ کا تعارف اور انٹرویو ۱۰ منٹ تک نشر کیا۔ جو سارا دن دکھایا جاتا رہا۔ جبکہ دوسرے دن ہی ملک کے مشہور اخبار ’’دینک جاگرن‘‘ نے جمشید پور کے شمارہ میں جلسہ کے فوٹو کے ساتھ پروگرام اور انٹرویو کے خاص خاص حصوں کو شائع کیا۔

اختتامی جلسہ و تقسیم انعامات: ۳ بجے دوپہر کو مکرم ایم ابوبکر صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی صدارت میں اختتامی جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم شاہد احمد خان صاحب کی تلاوت اور مکرم شمیم احمد خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی کے طارق احمد صاحب نے تقریر کی۔ بعدہ صدر اجلاس نے خدام کو ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں مکرم شیخ عمر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی (صدر اجتماع کمیٹی) نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ پوزیشن حاصل کرنے والے خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر میں صدر جلسہ نے اختتامی دعا کروائی۔ اس اجتماع سے قبل مقامی مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی کے تحت لگا تار کئی وقار عمل ہوئے تھے۔ رات کو حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے خدام و اطفال کیلئے بہتر بنائے۔ آمین۔

موسیٰ بنی مائنز جھارکھنڈ میں خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز (جھارکھنڈ) نے مورخہ ۲۸ جون ۲۰۰۹ء کو سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ نماز تہجد مکرم مولوی فیض احمد خان صاحب نے پڑھائی۔ بعدہ خاکسار نے نماز فجر پڑھائی اور درس القرآن دیا۔ اس کے بعد ۶ بجے سے ۱۲ بجے تک ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ساڑھے تین بجے سے علمی مقابلہ جات کا دور شروع ہوا ہر دو مقابلوں میں خدام اور اطفال نے انتہائی جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔ اجتماع میں مکرم نیک محمد صاحب صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ جھارکھنڈ نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔

اختتامی جلسہ و تقسیم انعامات: اختتامی جلسہ زیر صدارت مکرم مبارک احمد خان صاحب زعیم انصار اللہ موسیٰ بنی منعقد ہوا۔ مکرم شاہد خان صاحب کی تلاوت اور مکرم فیض خان صاحب کی نظم کے بعد مکرم صدر جلسہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آخر میں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ دُعا کے بعد یہ اجتماع اختتام کو پہنچا۔ اجتماع کے اختتام کے بعد تمام خدام اور اطفال کیلئے ریفریشمنٹ کا انتظام بھی تھا۔

(سید طفیل احمد شہباز مبلغ انچارج جھارکھنڈ)

چنتہ کنٹہ و وڈمان کی لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا مشترکہ سالانہ اجتماع

چنتہ کنٹہ اور وڈمان کی لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ یکم، اور ۲/اگست ۲۰۰۹ء کو احمدیہ مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں منعقد ہوا۔ یکم اگست صبح ۱۱ بجے محترمہ آصفہ معراج صاحبہ کی تلاوت قرآنِ مجید سے پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ اس کے بعد لجنہ و ناصرات کے کھیلوں کے مقابلہ جات شروع ہوئے۔ ۲/اگست صبح ۱۰:۳۰ بجے اجتماع کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ خاکسار اور محترمہ رضوانہ مسعود صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ وڈمان نے جلسہ کی صدارت کی۔ محترمہ یاسمین لئیق صاحبہ کی تلاوتِ قرآنِ مجید اور محترمہ راشدہ بشارت صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد ناصرات کے علمی مقابلے ہوئے۔ وقفہ کے بعد عزیزہ آصفہ بیگم آف وڈمان کی تلاوتِ قرآن مجید سے دوبارہ اجتماع کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ محترمہ ذکیہ پروین نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد لجنہ کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ آخر میں خاکسار نے اجتماع میں شرکت کرنے والی ممبرات اور تعاون کرنے والے افراد کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دُعا کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

پکنک: ۔ مورخہ ۳ اگست کو پیر چنتہ کنٹہ اور وڈمان کی تمام ممبرات کیلئے یہاں سے ۱۷ کلومیٹر دور ایک تفریحی جگہ ’’رامن پہاڑ پراجکٹ‘‘ پر پکنک کا پروگرام رکھا گیا۔ وہاں پر انفرادی کھیل ہوئے۔ پھر جلسہ ’’یوم امہات‘‘ منایا گیا۔ اجتماع میں دوصد کے قریب ممبرات نے شرکت کی۔ سب کے کھانے کا انتظام کیا گیا اور پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ و ناصرات کو انعامات دئے گئے۔ (بشریٰ نثار صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ)

ممبئی میں تربیتی جلسہ

مورخہ 2.8.09 کو بعد نماز مغرب وعشاء مشن ہاؤس ممبئی میں صدر جماعت ممبئی کے زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مکرم پرویز احمد صاحب سکرٹری دعوت الی اللہ، مکرم منور الدین ظہیر صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر میں صدر اجلاس نے قیام امن قرآن کریم کی روشنی میں کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے اجتماعی دعا کروائی۔ جلسہ میں چند زیر تبلیغ وغیر از جماعت معززین نے بھی شرکت کی۔

(فضل رحیم خان مبلغ سلسلہ حال مقیم ممبئی)

مجلس انصار اللہ سونگڑہ کے تحت ہفتہ تربیت کا انعقاد

مجلس انصار اللہ سونگڑہ اڑیسہ نے 15 تا 21 جولائی ہفتہ تربیت و ہفتہ مال منایا ہر روز بعد نماز مغرب محلّہ سوپور۔ محلّہ محی الدین پور۔ محلّہ کوسمبی اور محلّہ گوہالی پور میں تربیتی کلاس لگتی رہی۔ مورخہ 31 جولائی کو بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک، عہد اور نظم خوانی کے بعد مکرم سید انوار الدین احمد، مکرم میر کمال الدین صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالے سے تربیتی موضوع پر تقریریں کیں۔ مکرم سید انصار اللہ مسلم صاحب اور مکرم شیخ کمال الدین خان معلم سلسلہ سونگڑہ نے مالی اُمور پر تقریریں کی۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ بغیر خوبی اختتام پذیر ہوا۔ سامعین کی مناسب تواضع کی گئی۔ (میر عبدالرحیم زعیم انصار اللہ سونگھڑہ)

یاد رفتگان

جاتے ہیں اس جہاں سے انسان کیسے کیسے

(سید فہیم احمد نیشنل صدر بھوٹان)

مورخہ ۲۸/اگست بروز جمعہ بوقت تین بجے دوپہر معتبر ذرائع سے بذریعہ فون خبر ملی کہ عالم احمدیت کا قیمتی وجود عظیم و مستند سیرت نگار علم و تحقیق کی معتبر کتاب و مقبول کامیاب عالم و باکمال مناظر۔ عصر حاضر کی عبقری شخصیت ۔ و مورخ احمدیت حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا انتقال ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا وجود کسی تعارف کا محتاج نہیں، خاکسار ذاتی ذوق کی بنا پر آپ کی مجلس سوال و جواب و تقاریر بڑی دلچسپی سے سنا کرتا تھا۔

آپ کی بلند آواز اور انداز گفتگو ایسی کہ ہر ایک کو خیرہ کردے۔ جب آپ کی وفات کی افسوسناک خبر ملی تو حالت ایسی تھی گویا ؎

غنچے خموش پھول پریشان چمن اُداس
کیا کہہ گئی موج صبا سوچنا پڑا

یقیناً آپ کی زندگی ہر ایک واقف زندگی کیلئے قابل تقلید ہے۔ آپ نے اپنی عمر عزیز کو صحیح مصرف میں استعمال کیا۔ جو جدوجہد کدوکاوش ۔ درس و تدریس۔ دعوت و تبلیغ تصنیف و تالیف و مناظرات اور تربیت و اہم تعمیری امور سے بھرپور کامیاب زندگی گزاری اور عالم احمدیت کو اپنی مساعی جمیلہ سے مستفید کرتے رہے اور اپنے پیچھے مؤلفات و تصانیف، مستفیدین و تلامذ کا ایک جم غفیر چھوڑا ہے۔ حقیقت میں ایک مومن مخلص، عالم ربانی اور دعوت الیٰ اللہ کی متاع حیات اور حیات جاودانی یہی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی آپ کی صفات حسنہ کا حسین پیرایہ میں ذکر فرمایا ہے۔ ایسے قیمتی وجود کے محاسن و خوبیاں ذکر کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ شاید کوئی بات ہمارے دلوں کو جھنجھوڑ ڈالے اور سستی و کاہلی میں پڑے کچھ جو ہر میدان عمل میں نکل پڑیں۔ شاید کسی کو عبرت حاصل ہو جائے اور بے عمل سے عمل کی راہ پر گامزن ہو جائے۔

مرحوم گوناگوں صلاحیتوں کے مالک تھے۔ بیک وقت کامیاب مدرس عظیم مفکر و دانشور۔ ممتاز نقاد ۔ بے نظیر مناظر۔ نصف صدی سے زائد عرصہ تک آپ تحریر و تقریر کی دُنیا پر چھائے رہے۔ آپ کے مضامین پڑھنے سے آپ کے ذوق تحقیق و وسعت نظر۔ اور قوت استدلال کا پتہ لگتا ہے۔ افسوس ! اب ایسی صورتیں کہاں دیکھنے کو ملیں گی۔ جن کا وجود سرتا پا خیر ! جن کی زندگی ایثار و ہمدردی سے معمور تھی۔

ایسے کہاں ملیں گے نیک طبع لوگ
افسوس تم کو میر سے صحبت نہیں رہی

آخر میں دُعا ہے کہ مولیٰ کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں علی علیین میں جگہ دے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کی وفات سے عالم احمدیت میں جو خلا پیدا ہوا ہے۔ اس خلا کو پر کرنے کا سامان محض اپنے فضل سے پیدا کردے۔ (آمین)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطابات کے علاوہ علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف عناوین پر ٹھوس، پرمغز علمی تقاریر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 195 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔ امسال دو نئے ممالک سربیا اور لتھوانیا کا اضافہ ہوا۔

امسال 4 لاکھ 16 ہزار 10 افراد بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

Chirs Gralling ممبر آف پارلیمنٹ اور کنزرویٹو پارٹی کی شیڈو ہوم سیکرٹری کا اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت پر خراج تحسین

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے اظہار تشکر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عالمگیر جماعت کی طرف سے 25 لاکھ پاؤنڈز اسٹرلنگ کا ہدیہ۔ اس فنڈ سے مختلف ممالک میں مساجد اور مشن ہاؤسز و دیگر منصوبوں پر رقم خرچ کی گئی۔

حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 43 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی کی مختصر رپورٹ

(رپورٹ مرتبہ : نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

دوسرے روز کی کارروائی

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کی کارروائی پروگرام کے مطابق صبح ٹھیک دس بجے مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے، وکیل التصنیف ربوہ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مکرم شیخ عبدالرزاق صاحب نے سورۃ الملک کی آیات 1 تا 6 کی تلاوت کی جن کا آغاز تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ کے مبارک الفاظ سے ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم محمد اسحٰق صاحب آف جرمنی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے　　　کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ تلاوت و نظم کے بعد علماء سلسلہ کی تقاریر ہوئیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

❁ ......**مکرم ڈاکٹر حافظ صالح الہ دین صاحب، صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ "بعنوان ہستی باری تعالیٰ"**۔ مکرم حافظ صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا وجود گو جسمانی آنکھوں سے نظر نہیں آتا لیکن اس کی ہستی بڑے زبردست دلائل سے ثابت ہے۔ مثلاً سورج، چاند، ستارے مسلسل ہماری خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ آسمان سے پانی نازل ہوتا ہے اور مختلف قسم کے رزق ہمیں حاصل ہوتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کا ہر ذرّہ اپنے عجیب و غریب خواص سے خدا تعالیٰ کے وجود کی گواہی دیتا ہے۔

❁ ......**مکرم ٹامی کالون صاحب۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ UK۔ بعنوان سیرت النبی ﷺ صلح اور امن کے پیامبر**۔ مکرم کالون صاحب نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی ہر لحاظ سے ایک مثالی نمونہ ہے۔ آپ امن کے شہزادے، فخر انسانیت اور رحمۃ للعالمین تھے۔ دشمنان اسلام آپؐ کی رحمدلی اور کریمانہ زندگی کو نظرانداز کرکے مسلسل ایک غلط انداز میں بیان کرنے کی کوشش میں ہیں اور یہ سلسلہ صدیوں سے جاری ہے۔ بدقسمتی سے قرون وسطیٰ اور موجودہ دور کے چند مسلمان علماء بھی اپنے گھناؤنے جرائم کو آنحضور ﷺ کی مطہر زندگی سے منسوب کرکے آپ کی پاکیزہ زندگی داغدار کرنے کی کوشش میں ہیں لیکن حقائق سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ جیسا صلح اور امن کا پیامبر آج تک دنیا میں اور کوئی نہیں گزرا اور نہ آئندہ آئے گا۔

مکرم ٹومی کالون صاحب کی تقریر کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب طاہر نے اپنی خوبصورت آواز میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے　　　جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد درج ذیل مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا۔

کنزرویٹو پارٹی کے شیڈو ہوم سیکرٹری کی تقریر

❁ ......Chris Grailing ممبر آف پارلیمنٹ برائے Epsom & Ewell جن کا تعلق کنزرویٹو پارٹی سے ہے اور شیڈو ہوم سیکرٹری بھی ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار السلام علیکم سے شروع کیا اور کہا کہ مجھے جلسہ میں شامل ہو کر دلی خوشی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام جماعت احمدیہ کی برطانیہ میں موجودگی میں اس جلسہ کی اہمیت غیر معمولی ہو جاتی ہے کیونکہ وہ عالمگیر جماعت کے امام ہیں۔ انہوں نے اپنی طرف سے، اپنی پارٹی کے لیڈر جناب ڈیوڈ کیمرون کی طرف سے سب شرکاء جلسہ کو مبارکباد دی۔ اسی طرح ایم ٹی اے کو دیکھنے والے تمام ناظرین کو بھی مبارکباد دی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آپ کے مذہب کی یہ خوبی کہ آپ دوسرے لوگوں سے تعلق رکھنا ضروری سمجھتے ہیں اور اسی طرح سب لوگوں کی خدمت کرنا بھی اپنا فریضہ سمجھتے ہیں بہت قابل تعریف ہے۔ انہوں نے خاص طور پر جماعت احمدیہ برطانیہ کی چیریٹی واک کا ذکر کیا اور کہا کہ گزشتہ چند سالوں میں آپ نے ایک ملین پاؤنڈ سے زائد جمع کرکے مختلف رفاہی اداروں کو دیا جو ایک عظیم خدمت ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ Morden کی بیت الفتوح مسجد میں بھی اور یہاں بھی مَیں نے نوجوانوں کو بڑی ذمہ داری سے کام کرتے دیکھا ہے۔ اسی طرح آپ کا نوجوانوں کو سنبھالنا اور ان کو تعمیری کاموں میں لگانا یہ بھی ملک کی بہت بڑی خدمت ہے۔ کیونکہ آج کل معاشرہ میں نوجوانوں کے کئی ایک مسائل چل رہے ہیں لیکن آپ نے نوجوانوں کو مفید کاموں میں لگا کر بہت اچھا کام کیا ہے۔

❁ ...... جناب کرس گریلنگ کی تقریر کے بعد **مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے حاضرین سے "نظام خلافت اور تائید الٰہی" کے موضوع پر خطاب** کیا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

مکرم امام صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں آیت استخلاف پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ چونکہ خلیفہ خود بناتا ہے اس لئے وہ خلیفہ اور مومنین کی جماعت کو ہمیشہ اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھا کر ان کے ایمان کو تقویت بخشتا رہتا ہے۔ مکرم امام صاحب نے مختلف تاریخی واقعات کی روشنی میں بیان کیا کہ جب بھی دشمن نے خلافت کی ترقی میں روکیں ڈالنے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے خود ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا اور جماعت کی ترقی کے لئے نئے سے نئے دروازے کھلتے چلے گئے۔ اس سلسلہ میں آپ نے 1934ء اور 1953ء میں پاکستان میں ملک گیر احراری فتنوں اور 1947ء میں قادیان سے ربوہ بحفاظت ہجرت اور 1974ء اور 1984ء میں حکومت کی طرف سے قانونی رکاوٹوں کی مثال پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت خلفائے وقت کی قیادت میں جماعت کے شامل حال رہی ہے۔ مکرم امام صاحب نے کہا کہ کہاں تو دشمن نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو اپنے وطن سے ہجرت پر مجبور کیا اور کہاں یہی ہجرت جماعت کی ترقی کے لئے سنگ میل ثابت ہوئی اور جماعت کو اس کے نتیجہ میں عالمگیر تشخص حاصل ہوا۔ الحمد للہ۔

حضور انور کی لجنہ اماء اللہ کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز صبح کے اجلاس میں علماء سلسلہ کی تقاریر کے بعد بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ مکرمہ شمائلہ ناگی صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ یوکے نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے سٹیج پر تشریف فرما ہونے کے بعد حضور انور نے مکرمہ قرۃ العین صاحبہ کو تلاوت قرآن کریم کے لئے ارشاد فرمایا۔ سورۃ الحدید کی آیات 21 تا 24 کی تلاوت کی گئی اور ان کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ حضور انور کے ارشاد پر مکرمہ شوکت زکریا صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کیا "تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرمہ منال یاسر صاحبہ از کبابیر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ مترنم آواز میں سنایا جس کا اردو ترجمہ مکرمہ فریحہ خان صاحبہ نے پیش کیا۔

تقسیم اسناد و میڈلز

عربی قصیدہ کے بعد میڈلز اور اسناد کی تقسیم کی تقریب ہوئی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان طالبات کو قرآن کریم اور سرٹیفکیٹ عطا فرمائے جنہوں نے گزشتہ سالوں میں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان کو میڈلز پہنائے۔ ان خوش قسمت طالبات کے نام درج ذیل ہیں:

خدیجہ احمد صاحبہ GCSE، نداء اللہ صاحبہ GCSE، رضوانہ کنول ملک صاحبہ GCSE، ایم احمد صاحبہ اے لیول، ہانیہ غوری صاحبہ اے لیول، سارہ وسیم خان صاحبہ اے لیول، اقرأ شاہد صاحبہ اے لیول، امتہ السلام سمیع صاحبہ MSC، سیدہ نیلوفر صادق صاحبہ NPQH، ارج مرتضٰی صاحبہ و عظمیٰ عروج صاحبہ PHD، تفشین والٹن PHD، منصورہ شمیم صاحبہ PHD۔ تقسیم میڈلز کی تقریب کے بعد حضور انور نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا۔ جو 12:40 سے 1:30 تک جاری رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے خطاب

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں فرمایا مردوں اور عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بچے آپ کے پاس جماعت کی امانت ہیں۔ پس آپ کا فرض ہے کہ اپنی امانتوں کا حق ادا کریں اور یہ تبھی ہوگا جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے عہد بیعت کے مقصد کو سمجھیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی لڑکی کا ایک انفرادی مقام ہے اور اسے اپنے تقدس کا احساس ہونا چاہئے۔ آخر میں حضور انور نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا کرے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والی بنیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہوئے اللہ کی جنتوں کی وارث بنتی چلی جائیں۔ آمین۔ آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

(اس خطاب کا خلاصہ بدر مجریہ ۶/اگست ۲۰۰۹ء کے صفحہ ۱۶ پر شائع ہو چکا ہے)

دوسرے روز بعد دوپہر اجلاس کی کارروائی

نماز ظہر وعصر اور وقفہ طعام کے بعد دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم رفیق احمد صاحب حیات، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب بھٹی نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ جلسہ کی روایات کے مطابق اس اجلاس میں ہمارے چند معزز مہمان حاضرین سے خطاب فرمائیں گے جو جماعت سے بہت قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ یکے بعد دیگرے مہمانوں کا تعارف کروایا گیا اور اس کے بعد انہوں نے حاضرین سے خطاب کئے جن کا خلاصہ ذیل میں درج ہے۔

بعض غیر از جماعت معزز مہمانوں کی تقاریر اور پیغامات

☆......سوزن کریمر (Ms.Susan Kramer) لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کی ممبر آف پارلیمنٹ برائے رچمنڈ پارک نے شکریہ ادا کیا کہ انہیں جلسہ میں شرکت اور خطاب کی دعوت دی گئی ہے اور کہا کہ وہ پہلے بھی جلسوں میں آچکی ہیں اور ہر دفعہ آکر جماعت کی ترقی اور مضبوطی میں اضافہ نظر آتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ بہت سے ممالک میں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں جو بہت خوشی کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج مَیں نے حضور کا عورتوں سے خطاب سنا جو بہت پسند آیا۔ ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ ہم سب کا ماٹو ہے۔ آپ کا دوستی اور رواداری کا نمونہ قابل تعریف ہے۔

☆......لیمنگٹن سپا (Leamington Spa) کے میئر کونسلر بلوندر گل (Balvinder Gill) نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس جلسہ میں شامل ہو کر عزت اور فخر محسوس ہو رہا ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کو جمع دیکھ کر اور اتنے رضا کاروں کو بے لوث خدمت کرتے ہوئے دیکھ کر ایک غیر معمولی واقعہ کا احساس ہوتا ہے۔ لیمنگٹن سپا میں ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر بہت اچھے رنگ میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے اتنا منظّم جلسہ کبھی نہیں دیکھا جو عین وقت پر شروع ہوا اور جس میں سارے کام وقت کی پابندی کے ساتھ کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے جلسہ کی مبارکباد دی اور ساتھ ہی کہا کہ اگر مجھے اگلی دفعہ بھی بلایا گیا تو اپنی بیوی کو ساتھ لاؤں گا اور ٹینٹ (خیمہ) لگا کر تینوں دن آپ کے ساتھ رہوں گا۔

☆......کونسلر Ian McDonald میئر آف کنگسٹن نے سب حاضرین کو السلام علیکم کہا اور پھر کہا کہ آپ یوکے اور تیسری دنیا کے ضرورتمند لوگوں کے لئے جو عظیم خدمت کر رہے ہیں اس کی وجہ سے آپ کا بہت احترام کرتا ہوں۔ اسی طرح آپ کے جلسہ میں شرکت کر کے معلوم ہوا کہ آپ نوجوانوں کو اچھے کاموں میں شریک کر کے بھی ملک کی قابل تعریف خدمت کر رہے ہیں۔ انہوں نے آخر میں تمام حاضرین جلسہ کو جلسہ کے انعقاد کی مبارکباد دی اور دعوت کا شکریہ ادا کیا۔

☆......کونسلر شرلی ہارپر (Shirley Harper) میئر آف ہلنگڈن نے جلسہ میں شرکت کی دعوت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ پہلی دفعہ اس جلسہ میں شرکت کر رہی ہیں جو ایک دلچسپ تجربہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا کسی جگہ جمع ہونا اور پھر ہر قسم کا امن وسکون ہونا یہ ایک بہت ہی قابل تعریف بات ہے۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ اس جلسہ میں نوجوانوں اور بچوں کو اتنی بڑی تعداد میں دیکھ کر مجھے خاص طور پر خوشی ہوئی ہے کیونکہ آج کے دور میں نئی نسل کو سنبھالنا بہت بڑی خدمت ہے۔

☆......آلٹن (Alton) کی میئر کونسلر Alan Chick نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتی ہیں کہ انہیں اس جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ یہ جلسہ گاہ میرے علاقہ میں ہے اس لئے مَیں آپ سب لوگوں کو خوش آمدید کہتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں اس جلسہ میں پہلی دفعہ شرکت کر رہی ہوں اور مجھے نوجوانوں کی اتنی بڑی تعداد میں اور مستعدی اور دلچسپی سے کام کرتے دیکھ کر ایک خاص خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ مَیں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ یہاں ہر شخص بہت ملنسار ہے اور وہ مسکراتے ہوئے ملتا ہے حالانکہ میری پہلے کسی سے کوئی واقفیت نہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے ماٹو ’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘ کی بھی خاص طور پر تعریف کی۔

☆......سٹن۔سرے (Sutton-Surrey) کونسل کے ایک کونسلر نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو ’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘ بہت اہم ہے اور اگر ساری دنیا اس ماٹو کو تسلیم کر لے اور اس کے مطابق عمل کرے تو دنیا کا مستقبل بہت روشن ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس سے بہت پہلے بیت الفتوح کی ایک تقریب میں شامل ہو چکے ہیں جو کہ پہلے ہماری دودھ کی فیکٹری ہوا کرتی تھی اور اب انسانی ہمدردی کے دودھ کی فیکٹری ہے جسے آپ لوگ ساری دنیا میں تقسیم کر رہے ہیں۔ انہوں نے دعا کی کہ خدا جماعت احمدیہ کو ہمیشہ ترقی دیتا رہے۔

☆......الحاجی یو این ایس جاہ (Alhaji U.N.S.Jah) سابق وزیر سوشل ویلفیئر و مذہبی امور حکومت سیرالیون نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مَیں سیرالیون کے مسلمانوں کی طرف سے آپ کو جلسہ کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعوت دینے پر شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جلسہ کے انتظامات بہت منظّم طور پر ہو رہے ہیں جو بہت قابل تعریف ہے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جماعت گزشتہ ساٹھ سال سے سیرالیون کے عوام کی تعلیم اور صحت کے میدان میں گرانقدر خدمات کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آج کے دور میں جبکہ دنیا میں ظلم وتشدد بڑھتا جا رہا ہے جماعت احمدیہ کا طرز عمل ان سب مسائل کا حل ہے۔

ان سب تقاریر کے بعد مکرم امیر صاحب کے ارشاد پر مکرم فرید احمد صاحب ایڈیشنل سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ برطانیہ نے ان معزز مہمانوں کے پیغامات پڑھ کر سنائے جو خود کسی وجہ سے جلسہ میں شرکت نہ کر سکے۔ لیکن انہوں نے مبارکباد اور نیک تمناؤں کے پیغامات بھیجے تھے۔ ان معززین میں درج ذیل احباب شامل تھے۔

☆...... پروفیسر یحییٰ سنوبر صاحب نے چین سے پیغام بھیجا اور کہا کہ وہ گزشتہ سال جلسہ میں شریک ہوئے تھے اور انہوں نے بہت لطف اٹھایا۔ اس جلسہ میں بھی انہیں دعوت موصول ہوئی جس پر وہ شکرگزار ہیں لیکن اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے وہ شرکت نہیں کر سکے۔ تاہم انہوں نے تمام حاضرین کو السلام علیکم کے ساتھ ساتھ مبارکباد بھجوائی۔

☆......اس کے بعد ٹرینڈاڈ اور ٹوبیگو کے صدر مملکت کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے سیاسی لیڈروں نے اپنی خودغرضیوں کی وجہ سے دنیا کو ایک سخت مالی بحران میں مبتلا کر رکھا ہے جس سے خاص طور پر غریب ممالک سخت پریشان ہیں لیکن اس ماحول میں جماعت احمدیہ ایک بہترین کردار ادا کر رہی ہے۔ اور غریب لوگوں کی مدد کے لئے مختلف ممالک میں بڑے اخلاص کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اس طرح بہترین مسلمان ہونے کا ثبوت دے رہی ہے۔ انہوں نے جماعت کی تعلیم اور صحت کے میدان میں خدمات کو خاص طور پر سراہا۔ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے آغاز پر جلسہ کے انعقاد پر انہوں نے سب حاضرین کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے ’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘ کو ایک تعمیری پیغام قرار دیتے ہوئے قابل تحسین قرار دیا۔

ان پیغامات کے بعد درج ذیل معزز مہمانوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

☆...... جناب محمد سرور، چیف ایڈیٹر اخبار نیشن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس عظیم جلسہ میں شرکت ان کے لئے قابل فخر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کی ان خدمات کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں جو وہ دنیا کی ضرورتمند انسانیت کی کر رہی ہے۔ آج کے دور میں جب کہ دنیا میں ظلم وتشدد اور بے انصافی بڑھ رہی ہے اس میں جماعت احمدیہ کا نمونہ قابل تعریف ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسان کی زندگی مختصر سی ہے اس لئے اسے چاہئے کہ اگر کسی سے محبت کا سلوک نہیں کر سکتا تو کم از کم نفرت سے ہی باز رہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اپنی زندگی کو دوسروں کی خدمت اور مدد کرتے ہوئے گزار دے تا دنیا کو بھی فائدہ ہو اور خدا کی خوشنودی بھی حاصل ہو۔

☆......ٹام کاکس (Tom Cox) ٹُوٹنگ کے سابق ممبر آف پارلیمنٹ نے نہایت محبت بھرے الفاظ میں کہا کہ آج مَیں یہاں آپ کے پاس ایک مہمان کے طور پر نہیں آیا بلکہ جماعت احمدیہ کے ایک رکن کے طور پر آیا ہوں۔ جماعت احمدیہ سے میری دوستی چالیس سال سے ہے۔ مَیں یہاں کسی عہدہ کی وجہ سے نہیں آیا بلکہ اپنے دل کی محبت کی وجہ سے آیا ہوں۔ مَیں اس عظیم جماعت کو دل سے سلام کرتا ہوں اور احترام کرتا ہوں۔ آپ نے دنیا کو فیملی اور انسانیت کا احترام سکھایا۔ صرف آپ کے عقائد ہی نہیں بلکہ آپ کا عملی نمونہ بھی قابل تعریف ہے۔ آپ کا ساری دنیا میں خدمت کرنا بھی قابل ستائش ہے۔ آپ کے روحانی امام جو اپنی تقاریر میں دنیا کی رہنمائی کرتے ہیں نہایت قابل قدر ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ممبران پارلیمنٹ برطانیہ سے خطاب بھی سنا تھا جو ایک عظیم پیغام تھا۔ انہوں نے آخر میں ایک بار پھر کہا کہ مَیں آپ کا بھائی ہوں اور مَیں ہمیشہ آپ کے جلسوں میں شامل ہوتا رہوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری

چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ احباب جماعت نے پُر جوش نعروں کے ساتھ ایک بار پھر اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ حضور انور کی اجازت سے مکرم امیر صاحب یوکے نے مزید چند معزز مہمانوں کو حاضرین سے خطاب کرنے کی دعوت دی جن کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔

☆......جان میکڈونل (John McDonnell) ممبر پارلیمنٹ برائے ہیز اینڈ ہارلنگٹن نے اپنے خطاب میں کہا کہ وہ دوسری دفعہ اس جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں۔ انہوں نے دعوت کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کی مبارکباد دی۔ اس کے بعد کہا کہ مَیں آپ کو بتانے آیا ہوں کہ آپ کی جماعت میرے علاقہ میں ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ کے عین مطابق کام کر رہی ہے۔ اور باہمی احترام اور محبت و پیار کا بہترین نمونہ ہے۔ اگر سب لوگ آپ کے اس ماٹو پر عمل کریں تو دنیا سے جنگیں ختم ہو جائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے حضور انور کا ممبران پارلیمنٹ سے خطاب بھی سنا تھا اور اس میں جس طرح حضور نے ممبران پارلیمنٹ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی یہ بہت قابل ستائش تھا۔

☆......جنابہ میری ہنی بال(Ms Mary Honeyball) لندن کی ممبر آف یورپین پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ جلسہ میں شرکت کر کے بہت خوشی محسوس کررہی ہیں۔ان سے پہلے ایک اور ممبر آف یورپین پارلیمنٹ تھے ان کے بھی جماعت احمدیہ سے بہت اچھے تعلقات تھے۔اب وہ MEP بنی ہیں وہ بھی جماعت احمدیہ سے اچھے تعلقات کا سلسلہ جاری رکھیں گی۔انہوں نے اس بات کی تعریف کی کہ جماعت احمدیہ دیگر کاموں کے علاوہ افریقہ میں غریب لوگوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے مخلصانہ خدمت کررہی ہے۔انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا کے لئے کام کررہی ہے اور بہترین تبدیلیاں لا رہی ہے اور امن واتحاد کو فروغ دے رہی ہے۔یہی وہ اصول ہیں جس کے تحت یورپین پارلیمنٹ کام کررہی ہے۔

☆......Dr,Hountdonji Jean Alexandre جو جمہوریہ بینن کے صدر مملکت کے مشیر خاص ہیں نے فرنچ زبان میں خطاب کیا جس کا ترجمہ مکرم خالد محمود صاحب امیر جماعت بورکینا فاسو نے پیش کیا۔آپ نے کہا کہ احمدیت ہی اسلام کا مستقبل ہے۔یہ جماعت بلا تمیز رنگ ونسل دنیا کی خدمت کررہی ہے۔بینن بھی جماعت احمدیہ کی خدمات سے مستفید ہورہا ہے۔صاف پانی مہیا کرنے اور مساجد کی تعمیر کے کام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ سے دس سال سے متعارف ہوں اور مَیں ذاتی طور پر گواہ ہوں کہ جماعت احمدیہ کے لوگ دن بدن نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جارہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ حضور انور کے 2008ء کے دورہ کی یادیں آج تک ہمارے دلوں میں زندہ ہیں جسے ہم کبھی نہیں بھلا سکتے۔انہوں نے کہا کہ مَیں حضور کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔اور صدر مملکت بینن کی طرف سے حضور کی خدمت میں 43ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

☆......عزت مآب داؤدا کمارا(Rt Hon Dauda Kamara) سیرالیون کے منسٹر آف سٹیٹ برائے امیگریشن نے اپنی تقریر کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور کہا کہ صدر مملکت سیرالیون اور سیرالیون کے عوام کی طرف سے مبارکباد کا پیغام لے کر آیا ہوں۔اس قابل احترام جلسہ میں شرکت کو مَیں اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہوں۔انہوں نے کہا کہ مَیں جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ دنیا کو امن،انصاف اور راستبازی پر جمع کرنا چاہتی ہے۔یہی وہ اصول ہیں جن کے مطابق سیرالیون میں جماعت احمدیہ کام کررہی ہے۔1937ء سے سیرالیون میں احمدیہ مشن قائم ہے۔1938ء میں جماعت نے پہلا سکول قائم کیا۔اس کے بعد ملک کے ہر حصہ میں سکول قائم کردئے گئے جو بہت بڑی خدمت ہے۔ہسپتال اور مساجد کی تعمیر بھی قابل قدر خدمت ہے۔قرآن کریم کے تراجم مہیا کر کے بھی جماعت بہت بڑی خدمت کررہی ہے۔زراعت میں بھی جماعت مدد کررہی ہے۔انہوں نے بتایا کہ سیرالیون کے گزشتہ جلسہ سالانہ میں 60 ہزار لوگ شامل تھے۔جن میں وہ خود بھی شامل تھے۔اور یہ جلسے لوگوں کی روحانی اور اخلاقی ترقی میں عظیم کردار ادا کررہے ہیں۔آخر میں انہوں نے حضور انور اور ساری جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

دوسرے روز کے آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد باقاعدہ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ہانی طاہر صاحب (عرب احمدی) نے کی جو سورۃ آل عمران کی آیات 26 تا 28 پر مشتمل تھی۔اس کا اردو ترجمہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل نے پیش کیا۔اس کے بعد مکرم ندیم احمد زاہد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎ مَیں کیوں کر گن سکوں تیرے یہ انعام کہاں ممکن تیرے فضلوں کا ارقام خوش الحانی سے سنائی۔

صدسالہ خلافت جوبلی کمیٹی کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سپاسنامہ

تلاوت ونظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب (وکیل المال اول تحریک جدید) نے صدر صدسالہ خلافت جوبلی کمیٹی کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں درج ذیل سپاسنامہ پیش کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خلافت احمدیہ کی پہلی صدی مکمل ہوچکی ہے اور جماعت احمدیہ اس سال خدا تعالیٰ کا شکر ادا کررہی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:"مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد کچھ اور وجود ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے"۔

اس وقت خلافت خامسہ کی زیر قیادت جماعت احمدیہ ترقیات کی منازل طے کررہی ہے۔اس پر ہم خدا تعالیٰ کے شکرگزار ہیں۔1939ء میں خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی منائی گئی۔اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تین لاکھ روپے کی رقم بطور تحفہ پیش کی گئی۔2008ء میں خلافت جوبلی کے موقع پر حضور کی خدمت میں 25 لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ کی رقم پیش خدمت ہے۔اس کے بعد ان ممالک کے نام سنائے گئے جنہوں نے اس تحفہ کے لئے رقم پیش کی اور حضور انور کی خدمت میں درخواست دعا کی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں امسال جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے والے احسانات اور افضال وبرکات کا تذکرہ فرمایا۔(حضور انور کے اس خطاب کا خلاصہ بدر مجریہ ۱۳/اگست ۲۰۰۹ء میں شائع ہوچکا ہے) 6:45 بجے پُرجوش نعروں کی گونج میں حضور انور کا خطاب مکمل ہوا۔اور اس کے ساتھ ہی دوسرے روز کے جلسہ کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ (باقی آئندہ)

غیر ملکی رپورٹیں

جماعت احمدیہ ساؤٹومے کے دوسرے جلسہ سالانہ کا شاندار انعقاد

(نیشنل ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں جلسہ کی کارروائی کی اشاعت)

(مرزا انوارالحق - مبلغ سلسلہ و نیشنل پریذیڈنٹ ساؤٹومے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ساؤٹومے کو اپنا دوسرا جلسہ سالانہ مقام"نیوش"(Neves) مورخہ 27/جون 2009ء بروز ہفتہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔الحمدللہ۔

ساؤٹومے اٹلانٹک اوشن (Atlantic Occean) میں گیبون(Gabon) کے پاس ڈیڑھ لاکھ آبادی پر مشتمل ایک جزیرہ نما ملک ہے۔ملک کی 95 فیصد آبادی عیسائی ہے۔جماعت احمدیہ سرکاری طور پر 2001ء میں یہاں رجسٹرڈ ہوئی اور جماعت کا کام شروع کیا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ لوگوں میں اسلام کے متعلق اچھا تأثر قائم ہورہا ہے۔

تقریباً ایک ماہ قبل جلسہ کے انعقاد کے لئے مجلس عاملہ کی میٹنگ کی گئی اور افسر جلسہ سالانہ،جلسہ کی تاریخیں اور ناظمین کے شعبہ جات کی ذمہ داری ممبران کو دی گئی۔ امسال مکرم عیسیٰ برونو صاحب (Issa Brounou) جو جماعت کے نیشنل سیکرٹری فنانس بھی ہیں کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا اور مختلف شعبوں کے لئے 9 ناظمین چنے گئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں منظوری اور دعا کے لئے درخواست کی گئی جسے پیارے آقا نے ازراہ شفقت قبول فرمایا۔

جلسہ سالانہ دارالحکومت سے 35 کلومیٹر دور ملک کے دوسرے بڑے شہر نیوش(Neves) ایک مرکزی سکول میں منعقد کیا گیا۔جلسہ سے دو ہفتے قبل تمام احباب کو خطوط ارسال کئے گئے اور وقتاً فوقتاً ناظمین کے ساتھ جلسہ کی تیاریوں کے سلسلہ میں میٹنگز بھی ہوتی رہیں۔ناظمین اور شاملین کی اکثریت نومبائع تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب نے عمدہ طور پر تعاون کیا۔

27/جون بروز ہفتہ جلسہ کے دن کا آغاز نماز تہجد،نماز فجر اور خصوصی درس سے کیا گیا۔

پرچم کشائی اور دعا کے بعد تقریب کا آغاز کیا گیا۔قرآن کریم کی تلاوت ایک نومبائع خادم نے کی اور اس کا ترجمہ بھی پیش کیا۔اس کے بعد ایک اور نومبائع خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم اردو کلام" خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے" خوش الحانی سے پیش کیا۔اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد پروگرام میں چار تقاریر ہوئیں جو کہ اسلام امن کا مذہب،سیرت النبیؐ،نظام خلافت کی اہمیت و برکات اور جماعت احمدیہ کے عقائد کے موضوعات پر مشتمل تھیں۔ہر تقریر کے بعد اطفال و ناصرات کے پانچ گروپس نے مختلف پروگرامز پیش کئے جن میں وضوء کا طریق،اذان،مکمل نماز،عربی زبان کے تعارفی فقرات اور دینی معلومات پر مشتمل سوالات شامل تھے۔اس کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا جو 30 منٹ تک جاری رہا۔

بعدازاں شاملین کو اپنے تأثرات بیان کرنے کا موقع دیا گیا جن میں انہوں نے جماعت کے متعلق اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔اور ساؤٹومے میں جماعت کے کاموں کو ملک اور عوام کے لئے بہت خوش آئند قرار دیا۔

اس موقع پر تین نومبائع خدام نے یسرنا القرآن ختم کیا تھا ان کی تقریب بسم اللہ بھی منعقد ہوئی اور قرآن کریم کی کچھ ابتدائی آیات قراءت کے ساتھ پڑھ کر سنائیں۔تینوں خدام کو قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا گیا۔مذکورہ تینوں خدام نے زندگی وقف کرنے کا عہد کیا جنہیں مستقبل قریب میں جامعہ احمدیہ گھانا میں ٹریننگ کے لئے بھجوایا جائے گا۔انشاء اللہ

پروگرام کے آخر پر خاکسار نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سب احباب کو کھانا پیش کیا گیا جو لجنہ کی ایک ٹیم نے تیار کیا تھا۔کتب کی نمائش کا بھی اہتمام تھا جہاں جماعتی کتب نمائش کے لئے پیش کی گئیں۔جماعتی سرگرمیوں کو تصاویر کے ذریعہ دکھایا گیا۔ایم ٹی اے کا سٹال،ہومیو پیتھک ادویات کا سٹال اور ہیومینٹی فرسٹ کا سٹال لگایا گیا تھا۔امسال جماعت کے نام اور جوبلی لوگو کے مختلف رنگوں میں Key Rings تقسیم کئے گئے۔

امسال اس جلسہ میں چھ علاقوں سے 230 افراد نے شرکت کی۔تین مذاہب کی نمائندگی ہوئی۔سرکردہ شخصیات میں ڈائریکٹر آف ایجوکیشن،ڈائریکٹر آف پولیس اور ڈائریکٹر آف نیول سیکورٹی شامل تھے۔سب نے پروگرام کو سراہا اور جماعت احمدیہ کو پرامن جماعت قرار دیا۔

اگلے دن ملک کے نیشنل ٹی وی TV5 اور نیشنل ریڈیو RTS،لوکل ریڈیو RNS اور ملک کی دو بڑی اخبارات میں ہمارے جلسہ کی کارروائی کی تفصیلی اشاعت ہوئی۔

اس طرح ساؤٹومے کا یہ دوسرا جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بابرکت نتائج ظاہر کرے اور اس ملک میں جماعت کی ترقی کے لئے مزید راہیں کشادہ کرے۔آمین (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

کیا آپ نے ہدیہ بدر ادا کردیا ہے......؟

اپنا بدر جاری رکھنے کیلئے جلد از جلد بقایا رقم دفتر ہذا کو ارسال کریں (مینیجر بدر)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر:18441 مَیں کے ایم فروز ولد مکرم کے ایچ محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ وکیل عمر 50 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن کوچی ڈاکخانہ فورٹ کوچی ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/17000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ العبد: کے ایم فروز گواہ: ڈی اے حسین

وصیت نمبر:18442 مَیں کے بی کویا ولد مکرم کے ایم باپوٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1989ء ساکن کوچن ڈاکخانہ کوچن ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 2.90 سینٹ زمین میں ایک مکان بمقام فورٹ کوچی سروے نمبر 3365/94 قیمت آٹھ لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ تجارت -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ العبد: کے بی کویا گواہ: جے ایچ نثار

وصیت نمبر:18443 مَیں ڈی اے حسین ولد مکرم عبدالعزیز صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ لیبر عمر 59 سال تاریخ بیعت 14.2.86ء ساکن فورٹ کوچی ڈاکخانہ کوچن ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 4.143 سینٹ زمین میں ایک مکان ہے سروے نمبر 660/2 موجودہ قیمت 8 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جے ایچ ناصر احمد العبد: ڈی اے حسین گواہ: ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ کوفی

وصیت نمبر:18444 مَیں امۃ النصیر بنت مکرم پی عبدالبشیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال چھ ماہ پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: امۃ السلام سی الامۃ امۃ النصیر سی گواہ: پی عبدل البشیر

وصیت نمبر:18445 مَیں نجیبہ صدیق زوجہ مکرم ایم کے صدیق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن آئیراپورم ڈاکخانہ ولسن چرنگرا ضلع ارناکولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر مبلغ دس ہزار روپے۔ وصول شدہ۔ ہار ایک عدد 13 گرام سونے کا، کنگن 3 عدد 21 گرام، انگوٹھی 2 عدد 3 گرام، کان کی بالی 4 گرام میزان: 41 گرام قیمت -/48825۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم کے صدیق احمد الامۃ: نجیبہ صدیق گواہ: اے عبدالرحمٰن

وصیت نمبر:18446 مَیں شمیرہ یوسف زوجہ مکرم کے اے یوسف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن آئیراپورم ڈاکخانہ ولسن چرنگرا ضلع ارناکولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر 80 گرام سونا، ہار 2 عدد 48 گرام، کنگن ایک عدد 16 گرام، کان کی بالیاں 4 گرام، پازیب 18 گرام کل وزن 166 گرام قیمت -/1,80,110 روپے میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے اے یوسف الامۃ: شمیرہ یوسف گواہ: کے ایم ابراہیم

وصیت نمبر:18447 مَیں مرزا اعظم بیگ ولد مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن باراں ڈاکخانہ باراں ضلع باراں صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: خواجہ عطاء الغفار العبد: مرزا اعظم بیگ گواہ: سی وی عطاء الربّ

وصیت نمبر:18448 مَیں ربیع الاسلام ولد مکرم ہدایت الاسلام صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 2.12.82 سال پیدائشی احمدی ساکن بھرت پور ڈاکخانہ بھرت پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خواجہ عطاء الغفار العبد: ربیع الاسلام گواہ: سی وی عطاء الرّب

وصیت نمبر:18449 مَیں شفیع الاسلام ولد مکرم ستار منڈل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن کرتنیا پاڑا ڈاکخانہ صاحب رام پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خواجہ عطاء الغفار العبد: شفیع الاسلام گواہ: سی وی عطاء الرب

وصیت نمبر:18450 مَیں شیبا سلیمہ بنت مکرم محمد شوکت اللہ احمدی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ رچمونڈ ٹاؤن ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد شوکت احمدی الامۃ: شیبا سلیم گواہ: محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18451 مَیں سیدہ شاہدہ خاتون زوجہ مکرم محمد شوکت اللہ احمدی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ 26/4 رچمونڈ ٹاؤن ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ: حق مہر -/11000 روپے۔ 22 کیرٹ۔ ہار سونے کا 40 گرام، لچھا 40 گرام، چوڑی دو عدد 80 گرام۔ جھمکے 3 سیٹ 22 گرام، انگوٹھی 3 عدد 9 گرام، کل میزان 191 گرام۔ پازیب نقرئی 600 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شوکت اللہ احمدی الامۃ: سیدہ شاہدہ خاتون گواہ: محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18452 مَیں قانتہ نصرت زوجہ مکرم محمد نصرت اللہ احمدی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ 26/5 رچمونڈ ٹاؤنڈ ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: حق مہر -/30000 روپے۔ ہار سونے کا بالیوں کے ساتھ 12 گرام، ہار چھوٹا 10 گرام، انگوٹھیاں 3 عدد 6 گرام۔ لچھا 15 گرام، چوڑیاں ایک جوڑہ 15 گرام، کڑا 28 گرام، چوڑیاں ایک جوڑی 15 گرام، گلے کی چین 8 گرام، دو عدد جھمکے کان کے 13 گرام، انگوٹھیاں 3 عدد 3 گرام۔ پازیب نقرئی 15 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد عرفان اللہ احمدی الامۃ: قانتہ نصرت گواہ: محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18453 مَیں سید بشیر الدین حکیم ولد مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور۔ ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ماہانہ جیب خرچ -/100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: قریشی عبدالحکیم العبد: سید بشیر الدین حکیم گواہ: محمد کلیم خان

وصیت نمبر:18454 مَیں سید شارق مجید ولد مکرم سید مجید عالم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: چار مرلہ زمین بمقام ننگل باغبان قادیان قیمت -/22000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد عرفان اللہ العبد: سید محمد شارق مجید گواہ: محمد کلیم خان

وصیت نمبر:18455 مَیں ضمیر احمد ہندرگ ولد مکرم محمود احمد ہندرک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ کیشو گیری ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ

عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :قدیر احمد غوری العبد:ضمیر احمد ہندرگ گواہ :احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر: 18456 مَیں زبیدہ بیگم زوجہ مکرم حبیب احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.12.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: بوجہ وفات شوہر مہر کی رقم نہیں وصول ہوئی۔ زیورات طلائی جملہ وزن 30 گرام 22 کیرٹ کے قیمت -/30,000 شوہر کی طرف سے ترکہ میں ابھی کوئی جائیداد حصہ نہیں ملا۔ اسی طرح والدین کی طرف سے بھی ترکہ کی تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :لقمان احمد الامۃ: زبیدہ بیگم گواہ :احمد عبدالحلیم

وصیت نمبر: 18457 مَیں امۃ النصیر زوجہ مکرم غلام عارف الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ چندرین گنٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: نکلس ایک عدد 2 تولے، کانٹے کان کے دو عدد 1 تولہ، کڑے دو عدد 2/1.4 تولے، چین ایک عدد 5 گرام، بالیاں دو عدد 3 گرام، انگوٹھیاں تین عدد 3 گرام۔ حق مہر بذمہ خاوند -/60,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :مقصود احمد بھٹی الامۃ: امۃ النصیر گواہ :غلام عارف الدین

وصیت نمبر: 18458 مَیں غلام عارف الدین ولد مکرم غلام حمید الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ چندرین گنٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :مقصود احمد بھٹی العبد: غلام عارف الدین گواہ :احمد عبدالحکیم سیکرٹری وصایا

وصیت نمبر: 18459 مَیں رشیدہ صادق قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ڈاکخانہ کنور ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ: ہار 98 گرام - چوڑی 178 گرام، انگوٹھی 16 گرام۔ بالی 8 گرام۔ کل قیمت -/274875 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ جیب خرچ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :صادق احمد الامۃ: رشیدہ صادق گواہ :انور احمد

وصیت نمبر: 18460 مَیں بی فاطمہ زوجہ مکرم بی ایم کویا صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 61 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ٹاؤن ڈاکخانہ کنور ٹاؤن ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: 32 سینٹ زمین مع رہائش مکان پرنٹنگ پریس قیمت -/50,00000 روپے۔ 10 سینٹ زمین قیمت -/2000 روپے۔ ان ہر دو جائیدادوں کے 1/8 حصہ کی میں حقدار ہوں۔ پچاس پون طلائی زیورات قیمت -/40,0000۔ حق مہر 500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از پرنٹنگ پریس سالانہ -/60000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمد اسماعیل مبلغ سلسلہ الامۃ: بی فاطمہ گواہ :جسیم محمد

وصیت نمبر: 18461 مَیں ای نوشاد ولد مکرم ایم محمد کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ٹاؤن ڈاکخانہ کنور ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: ایک کمپنی چلا رہا ہوں جس میں -/70,000 روپے ڈپوزٹ کیا ہوا ہے۔ ایک کپڑے کی دُوکان جس میں -/50,000 روپے میر طرف سے حصہ ہے۔ علاوہ ازیں ایک دوکان کپڑے کی ہے جس میں 1 لاکھ بیالیس ہزار روپے ہے۔ کمپنی کی مشینوں کی قیمت -/11,30000 روپے ہے۔ کل رقم -/1392000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :پی کے محمد شریف العبد: ای نوشاد گواہ :این شفیق احمد

وصیت نمبر: 18462 مَیں زاہدہ کے پی زوجہ مکرم قادری کویا B صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ٹاؤن ڈاکخانہ کنور ٹاؤن ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: 12 سینٹ زمین مع رہائشی مکان موجودہ قیمت دس لاکھ روپے۔ 9 سینٹ پلاٹ موجودہ قیمت دو لاکھ روپے۔ 50 پون طلائی زیورات یعنی 400 گرام قیمت چار لاکھ روپے۔ حق مہر 600 روپے بذمہ خاوند۔ میزان -/1600000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد سالانہ -/12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :پی عمر الامۃ: زاہدہ کے پی گواہ :محمد اسماعیل مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر: 18463 مَیں عمیرہ صادق بنت مکرم صادق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ڈاکخانہ کنور ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ: ہار 8 گرام -/7500 روپے۔ طلائی 8 گرام -/7500 روپے۔ چوڑی 40 گرام -/37500 روپے۔ انگوٹھی 2 گرام -/1875 روپے۔ بالی 8 گرام -/7500 روپے۔ لاکٹ 4 گرام -/3750 روپے۔ میزان: -/65625 اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :مظفر احمد الامۃ: عمیرہ صادق گواہ :صادق احمد

وصیت نمبر: 18464 مَیں ٹی کے محمود ولد مکرم ٹی کے حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن کلکولم ڈاکخانہ کالاپورم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ: قطعہ اراضی دس سینٹ سروے نمبر 1279/3 جس کی موجودہ قیمت ایک لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ٹی کے مبشر احمد العبد: ٹی کے محمود گواہ :پی عبدالناصر

وصیت نمبر: 18465 مَیں کنہابینا B زوجہ مکرم عبدالصمد وی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: ساڑھے گیارہ سینٹ زمین اور اس میں ایک گھر جو پینگاڑی میں ہے قیمت -/18,00000 روپے۔ علاوہ ازیں سونا 42 گرام قیمت -/45990 روپے۔ حق مہر زیورات میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :ایچ زینب الامۃ: کنہابینا B گواہ :ریحان احمد

وصیت نمبر: 18466 مَیں کے ای سمیع اللہ ولد مکرم بشیر احمد کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن ترویندرم ڈاکخانہ ترویندرم ضلع ترویندرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :ٹی ایم عبدالمجیب العبد: کے آئی سمیع اللہ گواہ :محمد حسین

وصیت نمبر: 18467 مَیں محمد ظفر اللہ ولد مکرم سی ہمزہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 27 سال تاریخ بیعت 1989 ساکن ترویندرم ڈاکخانہ ترویندرم ضلع ترویندرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/6,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :ٹی ایم عبدالمجیب العبد: سی محمد ظفر اللہ گواہ :کے آئی سمیع اللہ

وصیت نمبر: 18468 مَیں وی ایم طاہر مبشر زوجہ ٹی کے مبشر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کلکولم ڈاکخانہ کاراپورم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.11.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: طلائی ہار ایک عدد 24.2 گرام قیمت -/24000 روپے طلائی لنگن دو عدد 16 گرام قیمت -/16000 روپے۔ بریسلائٹ طلائی 12 گرام قیمت -/12000 روپے۔ طلائی انگوٹھی دو عدد 4 گرام قیمت -/4000 روپے۔ پازیب ایک سیٹ 32 گرام قیمت -/32000 بالیاں چار عدد سیٹ 4 گرام قیمت /4000 روپے۔ میزان: -/92000 روپے۔ اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ٹی کے مبشر احمد الامۃ: وی ایم طاہرہ مبشر گواہ :ٹی کے شوکت علی

وصیت نمبر: 18469 مَیں اصغر اقبال خان ولد مکرم راجہ محمد اقبال خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :میر عبدالرحمٰن الامۃ: اصغر اقبال خان گواہ :عبدالرشید ضیا

بقیہ: اداریہ از صفحہ نمبر 2

بعد مرد و عورت کے اندر فطرتی طور پر وہ محبت بھی پیدا کر دیتا ہے کہ اگر وہ محبت قائم رہے تو پھر یہ خیال نہیں رہتا کہ یہ ذمہ داریاں قانون کے بوجھ کی وجہ سے ادا کی جارہی ہیں بلکہ مرد عورت آپسی محبت کے ایک فطری تقاضے کے تحت ایک دوسرے کی اور اپنے بچوں کی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں لیکن بغیر شادی کے جنسی تعلقات کے قیام سے تو نہ قانون کا ڈر رہتا ہے اور نہ محبت کا قیام ہوتا ہے۔ اور نتیجہ ہوتا ہے عورت کی زندگی کی بربادی اور اگر موجودہ قانون کے مطابق عورت شادی سے قبل قائم کئے گئے جنسی تعلقات میں دھوکے کی سزا مرد کو دلوانا چاہے تو موجود صورت میں وہ جھوٹے طور پر یہ کہہ سکتی ہے کہ اس کے ساتھ زنا بالجبر ہوا تاکہ وہ ایسے مرد کو قانونی سزا دلوا سکے چنانچہ اب ایسے غیر ذمہ دار Rape کی سزا سے بچنے کیلئے اور شادی کے بعد کی ذمہ داریوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے ہم جنسی کی طرف مائل ہوئے ہیں جس سے ایک تو ذمہ داری کا بوجھ نہیں پڑتا دوسرے نشوں کا عادی ہونے کی وجہ سے جو ذمہ داری ادا کرنے کے اہل نہیں رہتے۔ وہ اس ہم جنسی کو اپنے لئے بہتر سمجھنے لگے اور پھر بدقسمتی یہ کہ اس کو قانونی تحفظ فراہم کرنے کیلئے ایسے لوگوں کی طرف سے احتجاج شروع ہو گئے ہیں جو اس قدر سخت ہو گئے ہیں کہ یورپ کی حکومتوں نے مجبور ہو کر ان کی بات کو تسلیم کر کے ہم جنسی کو قانونی تحفظ فراہم کر دیا ہے اور اب وطن عزیز بھارت بھی اس گمراہی کی طرف بڑھ رہا ہے۔

پس مذاہب کو اس بے حیائی کے خاتمہ کیلئے آگے آنا چاہئے کیونکہ جیسا کہ ہم نے عرض کیا کوئی بھی مذہب اس فعل بد کی اجازت نہیں دیتا اور نہ ایک صحت مند انسان کا ضمیر اس کو قبول کرتا ہے۔ ہم قبل ازیں ہندو مذہب یہودی مذہب اور اسلام کی ممانعت کے متعلق عرض کر چکے ہیں چنانچہ اسی کے مدنظر سکھوں کے سب سے بڑے مقدس مذہبی مرکز اکال تخت کے جتھیدار گیانی جوگندر سنگھ ویدانتی نے بھی ۱۶ جنوری ۲۰۰۴ء کے اپنے بیان میں فرمایا کہ گورمت نظریہ سے ہم جنسی کی شادیاں قابل قبول نہیں ہیں۔ (روزنامہ پہرے دار جالندھر ۲۰۰۹۔۷۔۲۹)

جو لوگ اسے ہم جنسوں کی آزادی قرار دیتے ہیں وہ سوچیں کہ اگر یہ وبا پھیل گئی اور سب ہی اس کا شکار ہو گئے تو پھر کیا اس کے نتیجہ میں آبادی ختم ہو کر دنیا ایک دن ختم نہیں ہو جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ جنسی تعلق صرف مزے کی خاطر نہیں ہے جنسی تعلق کا اصل مقصد افزائش نسل ہے۔ وہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عمل میں ایک لذت رکھ دی ہے۔ تاکہ اس کی طرف میلان پیدا ہو اور سلسلہ نسل چلتا رہے۔ بالکل اس طرح جیسے کھانے کا اصل مقصد بقائے زندگی ہے لیکن اللہ نے کھانے میں ایک لذت بھی رکھ دی ہے لیکن جو لوگ زندگی کی بقا کا خیال رکھے بغیر لذت کی خاطر بے قاعدگی سے کھاتے ہیں بالآخر طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور بعض دفعہ زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں بالکل اسی طرح چونکہ جنسی عمل کا اصل مقصد افزائش نسل ہے اس لئے اللہ نے اس کو قوانین کے دائرے میں لا کر یہ عمل کرنے والوں اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی نسل کے حقوق کو محفوظ فرمایا ہے۔ اور جو لوگ اس عمل کو صرف اور صرف حصول لذت کا ذریعہ بناتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قواعد سے آزاد ہونا چاہتے ہیں خدا کی طرف سے ایڈز کی بیماری کی شکل میں یا بعض اور بیماریوں کی شکل میں ان پر شدید گرفت ہو رہی ہے چنانچہ سب جانتے ہیں کہ وہ لوگ جو حرامکاری کرتے اور اس کو پیشہ بناتے ہیں طرح طرح کی جنسی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور جو ہم جنسی کی بیماری میں مبتلا ہیں وہ بکثرت ایڈز کا شکار ہوتے ہیں۔ دوسری طرف یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ ہم جنسی کی شادی چونکہ غیر فطری ہے یہ کبھی بھی زندگی بھر قائم نہیں رہ سکتی دونوں برابر کے جذبات اور غیرت کی وجہ سے یا تو لڑ کر آپس میں الگ ہو جاتے ہیں اور یا پھر کچھ وقت کے بعد ان کا دل بھر جاتا ہے چنانچہ آپ دیکھ لیں کہ آج تک ہم جنسی کی کوئی بھی شادی زندگی بھر کے لئے کامیاب نہیں ہوئی یہ بس ایک وقتی عیاشی اور بے حیائی کا ذریعہ ہے جو معاشرے کی اخلاقیات کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اور ہماری حکومتوں کو عقل عطا فرمائے کہ قبل اس کے کہ بے حیائی کے نتیجہ میں خدا کا عذاب اپنی سخت گرفت میں پکڑ لے۔ تباہ و برباد کر دے اس بے حیائی سے باز آئیں اور توبہ کریں۔ ——— (منیر احمد خادم)

تصحیح و معذرت

بدر کے گزشتہ شماروں میں صفحہ اوّل پر سن ہجری ۱۴۳۰ کی بجائے سہواً ۱۴۲۹ لکھا جاتا رہا ہے جبکہ گزشتہ ۳۰ دسمبر ۲۰۰۸ء سے سن ۱۴۳۰ ہجری شروع ہو چکا ہے۔ اس اعتبار سے قارئین امسال کے تمام شماروں میں درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

لوائے احمدیت

اے لوائے احمدیت قوم احمد کے نشاں
تجھ پہ کٹ مرنے کو ہیں تیار تیرے پاسباں
مرد و زن پیر وجواں
تجھ پہ قرباں یہ گروہ عاشقاں

قوم احمد سے ہوں میں، محمود ہے سالار قوم
میرا مسلک صلح کل! میرا وطن دارالاماں
اے مرے قومی نشاں

دوش پر لوں گا میں ہر بار گراں
اے خدا کی ایک چھوٹی سی جماعت کے علم
تیرے سائے کے تلے آئیں گے شاہان جہاں
آ کے پائیں گے اماں

ہے یہ تقدیر خدائے دو جہاں
نور افشاں ہوں گے عالم پر ترے بدر و ہلال
اور یہ مینار بیضا ہوگا ہر سو ضو فشاں
جلوہ گاہِ قدسیاں

ایک دن بن جائے گا سارا جہاں
لے کے جاؤں گا میں دنیا کے کناروں تک تجھے
مشکلیں اس راہ کی مجھ پہ اگرچہ ہیں عیاں
کاٹ کر کوہ گراں

چیر کر جاؤں گا بحرِ بیکراں
عہد یہ کرتا ہوں کہ جب تک ہے یہ میرے تن میں جاں
سرنگوں ہونے نہ دوں گا تجھ کو زیر آسماں
اے مرے قومی نشاں
اے لوائے قادیاں دارالاماں

(عبد المنان ناہید بحوالہ روزنامہ الفضل ۱۸/مارچ ۲۰۰۵ء)

ارشاد نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!
الفضل جیولرز
پتہ: صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان
طالب دُعا: عبد الستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 24th Sep. 2009 | Issue No. 39

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہئے کہ جمعہ کا حق ادا کرے۔ خاص طور پر احمدیوں کو اپنے تمام کاروبار چھوڑ کر جمعہ کیلئے آنا چاہئے

جمعہ کے دن نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے

جمعۃ المبارک کی عظمت و برکات پر مبنی بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۸ر ستمبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات قرآنی کی تلاوت فرمائی۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْلَھْوًا انْفَضُّوْۤا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔ (سورۃ جمعہ: ۱۰ تا ۱۲)

ترجمہ:۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

پھر فرمایا سب سے پہلے تو میں اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں کہ اس رمضان کے تقریباً ہر جمعہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد بیت الفتوح میں اچھی حاضری رہی۔ آنے والوں کی کثرت کی وجہ سے دروازے کھول کر جگہ بنانی پڑی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ جس طرح آپ نے رمضان کے مہینے میں جمعہ کا خاص اہتمام کیا ہے، یہ اہتمام سارا سال جاری رہے۔ اور وہ لوگ جو اس جمعہ کو جمعۃ الوداع سمجھ کر اس میں شامل ہوئے ہیں، وہ سارا سال ہر جمعہ کا استقبال کرنے والے بن جائیں۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ آج کا جمعہ پڑھ کر آئندہ ہفتہ آنے والے جمعہ کے استقبال کی تڑپ ہمارے اندر پیدا ہو جائے۔ اللہ کے فضل سے جو حاضری مسجد بیت الفتوح میں نظر آ رہی ہے اور دنیا میں ہر جگہ احمدیہ مساجد میں نظر آ رہی ہوگی، میری دُعا ہے کہ جمعہ میں آنے کا یہ خوش کن رجحان ہمیشہ قائم رہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں ہر احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے اور یہی سورۃ الجمعہ کی ان آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یعنی جب جمعہ کیلئے بلایا جائے تو تمہارا ایک ہی مقصد ہونا چاہئے کہ باقی سب کام ثانوی حیثیت اختیار کر جائیں اور جمعہ کو اولیت دی جائے۔

فرمایا: ان آیات سے پہلے یہودیوں کا ذکر ہے جس کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تعلیم ان کو دی گئی تھی اس پر انہوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا اور وہ تعلیم ان کیلئے ویسے ہی ہو گئی جیسے گدھے پر کتابوں کا بوجھ لاد دیا گیا ہو۔ یہودیوں نے سبت کے دن کو بھی جو اُن کی عبادت کا دن تھا وہ بھلا دیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے کہ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ یعنی تم نے ان لوگوں کے بارہ میں جان لیا ہے جنہوں نے سبت کے بارہ میں زیادتی کی اور اس مبارک اور خاص عبادت کو نظر انداز کر دیا اور اس زیادتی کی وجہ سے ان کو سزا دی گئی۔ یہ بات مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ اگر تم جمعہ کے دن عبادت کی طرف توجہ نہیں کرو گے تو تم بھی سزا کے مستحق ہو گے۔ پس ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہئے کہ جمعہ کا حق ادا کرے۔ خاص طور پر احمدیوں کو اپنے تمام کاروبار چھوڑ کر جمعہ کیلئے آنا چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو وضاحت کی ہے وہ یقیناً درست ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں اس زمانہ میں یا ایھا الذین .... (الخ) سے مراد وہی قوم ہو سکتی ہے جو مسیح موعودؑ کو ماننے والی ہے کیونکہ دوسرے مسلمان مومن کہلانے کے باوجود مسیح موعودؑ کا انکار کرنے والے ہیں اور اس آیت کے نیچے آتے ہیں۔ أَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتَابِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ۔

فرمایا: اس دور میں جبکہ ہر قسم کے کاروبار میں وسعت پیدا ہو چکی ہے اور بعض کاروبار جن میں ایک لمحہ کیلئے بھی ہٹنا بھاری نقصان دیتا ہے، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جمعہ کی نماز میں حاضری ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی رازق وہی ہے۔ اس لحاظ سے مومنوں کو خدا پر کامل بھروسہ کرنا چاہئے۔ جمعہ کی اہمیت اور فرضیت کے بارہ میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہم آخرین ہونے کے باوجود سابقین ہوں گے یعنی ہم سب سے پیچھے آنے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ان کو ہم سے پہلے کتاب ملی اور پھر یہی وہ ان کا دن ہے جو اُن پر فرض کیا گیا تھا تو انہوں نے اس بارہ میں اختلاف کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بارہ میں ہماری رہنمائی فرمائی۔

فرمایا اس حدیث کے تعلق میں ایک وضاحت ضروری ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہود کو یہ حکم دیا تھا کہ ہفتہ میں ایک روز سارا دن عبادت میں مشغول رہیں جس کی آخر کار انہوں نے خلاف ورزی کی اور تاریخ سے ثابت ہے کہ شروع میں یہ دن جمعہ کا دن ہی تھا جس کو بعد میں سبت کے دن میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس وضاحت سے مذکورہ حدیث کا مفہوم اچھی طرح سے سمجھ میں آ سکتا ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ دنوں میں سے بہتر ین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے، اس میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن وہ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن ھبوط آدم ہوا یعنی جنت سے نکلے بھی اور اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں مسلمان بندہ جو بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔

اِسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کا دن دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے عظیم ہے ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض قرار دیا گیا ہے سوائے اس کے کہ جو مسافر ہو یا عورت ہو یا بچہ یا غلام ہو۔ اسی طرح ایک حدیث حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جمعہ کے دن نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ ایک اور حدیث میں جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ جس کسی نے بھی بلاوجہ جمعہ کی نماز میں سستی کی، اسے اعمال نامے میں منافق لکھا جائے گا جس کو نہ کبھی مٹایا جائے گا اور نہ تبدیل کیا جائے گا۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، پاکیزگی اختیار کرے، تیل لگائے، خوشبو لگائے اور دو آدمیوں کو جمعہ کے اجتماع میں الگ الگ نہ کرے (یعنی دو آدمی جو اکٹھے بیٹھے ہوں، ان کو الگ کر کے نہ بیٹھے) تو اس کے اس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان کے تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

پس جمعہ کا دن باعث رحمت و برکت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ کی آیت دو پہلو رکھتی ہے ایک یہ کہ تمہاری تطہیر کر چکا، دوئم کتاب مکمل کر چکا۔ کہتے ہیں جب یہ آیت اُتری وہ جمعہ کا دن تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی یہودی نے کہا کہ اس آیت کے نزول کے دن عید کر لیتے حضرت عمر نے کہا کہ جمعہ عید ہی ہے۔ مگر بہت سے لوگ اس عید سے بے خبر ہیں دوسری عیدوں کو کپڑے بدلتے ہیں لیکن اس عید کی پروا نہیں کرتے اور میلے کچیلے کپڑوں کے ساتھ آتے ہیں میرے نزدیک یہ عید دوسری عیدوں سے افضل ہے۔

فرمایا پس ہم ایک عظیم الشان دین کے ماننے والے ہیں جس کو نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنا دین مکمل کیا اور اُس خدا نے جس نے دین کامل کیا ہے اسی خدا نے جمعہ کا حکم بھی نازل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم صحیح معنوں میں اس حکم کی بجا